بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب مستطاب

مجمع الفضائل

جلد اوّل

ترجمہ

مناقب علامہ ابن شہر آشوبؒ

مترجم

سید المفسرین ادیبِ اعظم

مولانا سید ظفر حسن صاحب قبلہ امروہوی

(مصنف دو سو سترہ کتب)(۲۱۷)

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد ۲ کراچی

سے سرفراز فرماتے رہیں گے تو ہم جلد اپنی منزل مقصود پر پہنچ جائیں گے۔ وما توفیق الا باللہ

دعاگو

احقر الزمن سیّد ظفر حسن نقوی
مترجم کتاب ہذا

جملہ حقوق محفوظ ہیں

ناشر ۔۔۔۔۔۔ ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ ناظم آباد ۲ کراچی

مطبع ۔۔۔۔۔۔ قریشی آرٹ پریس ناظم آباد ۲ کراچی

کتابت ۔۔۔۔۔۔ سیّد شبیہ الحسن نقوی امروہوی

سال اشاعت ۔۔۔۔۔۔ دسمبر ۲۰۰۳ء بار سوم

ہدیہ ۔۔۔۔۔۔ (۲۱۰) دو سو دس روپے

آنحضرتؐ کے اسمائے مبارکہ

قرآن مجید میں آپ کے حسب ذیل نام ہیں۔

العالم: وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ (سورہ النساء ۱۱۳/۴)

الحاکم: فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ (سورہ النساء ۶۵/۴)

الخاتم: وَلٰكِنْ رَّسُولَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ

(سورہ الاحزاب ۴۰/۳۳)

العابد: وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِيْنُ

(سورہ الحجر ۹۹/۱۵)

الساجد: فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ

(سورہ الحجر ۹۸/۱۵)

الشاہد: اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝

(سورہ الاحزاب ۴۵/۳۳)

المجاہد: يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ (سورہ التوبہ ۷۳/۹)

الطاہر: طٰهٰ ۝ مَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰۤى

(سورہ طٰہٰ ۱/۲۰)

الشاکر: شَاكِرًا لِّاَنْعُمِهٖ (سورہ النحل ۱۲۱/۱۶)

الصابر: فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ (سورہ احقاف ۳۵/۴۶)

الذاکر: وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ (سورہ المزمل ۸/۷۳)

القاضی: اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ (سورہ الاحزاب ۳۶/۳۳)

الراضی: لَعَلَّكَ تَرْضٰى (سورہ طٰہٰ ۱۳۰/۲۰)

الداعی: وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا

(سورہ الاحزاب ۴۶/۳۳)

الہادی: وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَاۤ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ (سورہ الاعراف ۴۳/۷)

القاری: اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ (سورہ العلق ۱/۹۶)

التالی: يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ (سورہ الجمعہ ۲/۶۲)

الناہی: وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا (سورہ الحشر ۷/۵۹)

الصادع: فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ (سورہ الحجر ۹۴/۱۵)

الصادق: صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِي الذِّكْرِ (سورہ ص ۱/۳۸)

قانت: اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ (سورہ الزمر ۹/۳۹)

مکین: ذِيْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِيْنٍ

(سورہ التکویر ۲۰/۸۱)

المبین: وَقُلْ اِنِّيْۤ اَنَا النَّذِيْرُ الْمُبِيْنُ (سورہ الحجر ۸۹/۱۵)

الحافظ: يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ (سورہ الرعد ۱۱/۱۳)

الغالب: وَاِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ (سورہ الصافات ۱۷۳/۳۷)

العائل: وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى (سورہ الضحیٰ ۸/۹۳)

والضال: وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى (سورہ الضحیٰ ۷/۹۳)

الکریم: اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ (سورہ حاقۃ ۴۰/۶۹)

الرحیم: اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ (سورہ البقرہ ۱۴۳/۲)

العظیم: وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ۝ (سورہ القلم ۴/۶۸)

الیتیم: اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى (سورہ الضحیٰ ۶/۹۳)

المستقیم: فَاسْتَقِمْ كَمَاۤ اُمِرْتَ (سورہ ہود ۱۱۲/۱۱)

المعصوم: وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ (سورہ المائدہ ۶۷/۵)

البشیر: اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا (سورہ البقرہ ۱۱۹/۲)

النذیر: وَنَذِيْرًا (سورہ البقرہ ۲/۱۱۹)

العزیز: لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ (سورہ التوبہ ۹/۱۲۸)

الشہید: وَجِئْنَابِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا (سورہ النساء ۴/۴۱)

الحریص: مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ (سورہ توبہ ۹/۱۲۸)

القریب: قٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ (سورہ ق ۵۰/۱)

الحبیب: وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّيْ (سورہ طہ ۲۰/۳۹)

النبی: يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا (سورہ الاحزاب ۳۳/۴۵)

القوی: ذِيْ قُوَّةٍ (سورہ التکویر ۸۱/۲۰)

الوحی: وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ (سورہ الشوریٰ ۴۲/۷)

الامی: النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ (سورہ الاعراف ۷/۱۵۷)

الامین: مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ (سورہ التکویر ۸۱/۲۱)

المعفو: عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ (سورہ التوبہ ۹/۴۳)

المغفور: لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ (سورہ الفتح ۴۸/۲)

المذکر: فَذَكِّرْ ۗ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ (سورہ الغاشیہ ۸۸/۲۱)

المبشر: وَمُبَشِّرًاۢ بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ (سورہ الصف ۶۱/۶)

المنذر: اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ (سورہ الرعد ۱۳/۷)

المستغفر: وَاسْتَغْفِرِيْ لِذَنْۢبِكِ (سورہ یوسف ۱۲/۲۹)

المسبح: فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ (سورہ الحجر ۱۵/۹۸)

المصلی: فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ (سورہ الکوثر ۱۰۸/۲)

المصدق: مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ (سورہ البقرہ ۲/۴۱)

المبلغ: يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ (سورہ المائدہ ۵/۶۷)

المحدث: وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ (سورہ الضحیٰ ۹۳/۱۱)

المومن: اٰمَنَ الرَّسُوْلُ (سورہ البقرہ ۲/۲۸۵)

المتوکل: وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ (سورہ الفرقان ۲۵/۵۸)

المزمل: يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ (سورہ المزمل ۷۳/۱)

المدثر: يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ (سورہ المدثر ۷۴/۱)

المتہجد: وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ (سورہ بنی اسرائیل ۱۷/۷۹)

المنادی: رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا (سورہ آل عمران ۳/۱۹۳)

المہتدی: اِجْتَبٰىهُ وَهَدٰىهُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (سورہ النحل ۱۶/۱۲۱)

الحق: قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ (سورہ یونس ۱۰/۱۰۸)

الصدق: وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ (سورہ الزمر ۳۹/۳۳)

الذکر: قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ (سورہ النساء ۴/۱۷۴)

الفضل: قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ (سورہ یونس ۱۰/۵۸)

المرسل: وَاِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ (سورہ البقرہ ۲/۲۵۲)

المبعوث: هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ (سورہ الجمعہ ۶۲/۲)

المختار: وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ (سورہ القصص ۲۸/۶۸)

العبد: سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ (سورہ بنی اسرائیل ۱۷/۱)

المجتبیٰ: وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ (سورہ آل عمران ۳/۱۷۹)

المقتدی: اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ (سورہ الانعام ۶/۹۰)

المرتضیٰ: اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى (سورہ الانبیاء ۲۱/۲۸)

المکفی: اِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِيْنَ (سورہ الحجر ۱۵/۹۵)

المرفوع والرفیع: وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ (سورہ الم نشرح ۹۴/۴)

المؤید: هُوَ الَّذِیٓ اَیَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِیْنَ
(سورہ الانفال ۶۲/۸)

المنصور: وَّیَنْصُرَكَ اللّٰهُ (سورہ الفتح ۳/۴۸)

المطاع: مَکِیْنٍ ۝ مُّطَاعٍ (سورہ التکویر ۲۱/۸۱)

الحسنٰی: وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی (سورہ اللیل ۶/۹۲)

الرسول: یٰٓاَیُّهَا الرَّسُوْلُ (سورہ المائدہ ۶۷/۵)

رؤف: بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ (سورہ التوبہ ۱۲۸/۹)

النعمہ: یَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ اللّٰهِ (سورہ النحل ۸۳/۱۶)

الرحمہ: وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ
(سورہ الانبیاء ۱۰۷/۲۱)

النور: قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِیْنٌ ۝
(سورہ المائدہ ۱۵/۵)

الفجر: وَالْفَجْرِ ۝ وَلَیَالٍ عَشْرٍ (سورہ الفجر ۱/۸۹)

المصباح: اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَةٍ (سورہ النور ۳۵/۲۴)

السراج: سِرَاجًا مُّنِیْرًا (سورہ الاحزاب ۴۶/۳۳)

الضحٰی: وَالضُّحٰی ۝ وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰی (سورہ الضحٰی ۱/۹۳)

النجم: وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰی (سورہ النجم ۱/۵۳)

الشمس: ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَیْهِ دَلِیْلًا
(سورہ الفرقان ۴۵/۲۵)

الظل: اَلَمْ تَرَ اِلٰی رَبِّكَ كَیْفَ مَدَّ الظِّلَّ (سورہ الفرقان ۴۵/۲۵)

البشر: اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ (سورہ الکہف ۱۱۰/۱۸)

الناس: اَمْ یَحْسُدُوْنَ النَّاسَ (سورہ النساء ۵۴/۴)

الانسان: خَلَقَ الْاِنْسَانَ (سورہ النحل ۴/۱۶)

الرجل: عَلٰی رَجُلٍ مِّنْكُمْ (سورہ الاعراف ۶۳/۷)

الصاحب: مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ (سورہ النجم ۲/۵۳)

الناشر والناصح، والوفی، والمطاع، والنجي، والمأمون، والحنیف، والحبیب، والطیب والسید، والمقترب، والدافع، والشافع، والمشفع، والحامد، والمحمود، والموجه والمتوکل، والغیث.

المصطفی (الله یصطفي)

محمد (محمد رسول الله)

(کٓھٰیٰعٓصٓ)، (یٰسٓ) (طٰہٰ)، (حٰمٓ عٓسٓقٓ)

ہر حرف آپ کا نام ہے۔

الکافي، والهادي، والعارف والسخي، والطاهر

احادیث میں العاقب هو الذي یعقب الأنبیاء (انبیاء کے بعد آئے۔

الماحی: یعنی کفر کو مٹانے والے اپنے تابعین کے گناہ مٹانے والے

الحاشر: یعنی لوگوں کا حشر آپ کے دونوں قدموں پر ہوگا۔

المقفی: آپ کے پیچھے جماعت انبیا ہوگی۔

القثم: یعنی کامل و جامع فلک اوّل میں المجتبي دوم میں المرتضی سوم میں المزکی چہارم میں المصطفی پنجم میں المنتجب ششم میں المطہر ہفتم میں المقرب والحبیب

رضوان کی زبان پر الأکبر، جنت میں عبد الملک حوروں میں عبد المعطاء غلمان میں عبد النجاة ساق عرش پر رسول الله کرسی پر نبي الله قمر پر قمر الأقمار شمس پر نور الأنوار شیاطین میں عبد الهیبة سحاب میں الداعي مقام میں المحمود کوثر میں الساقي عرش پر المفضل میکال کے لیے عبد الوهاب اسرافیل کے لیے

عبد الفتاح برق میں عبد المنعم ۔ رعد میں عبد الوکیل اجار میں عبد الجلیل ۔ پہاڑوں میں عبد الرفیع بحر میں عبد المؤمن مچھلیوں میں عبد المہیمن ۔ یخ میں المہمت ترک میں صانجی عرب میں الامي رقوف میں یعنی المحمود ۔

زبور میں قایطا مثل أبي القاسم فاروق محیانا ۔ انجیل میں طاب طاب یعني طیب طیب أحمد کتاب شعیا میں نور الامم ، رکن المتواضعین ، رسول التوبة ، رسول البلاء ۔ صحف بلقیطا میں اور صحف شیث میں طالیشا ۔ صحف ادریس میں بہیائیل ۔ صحف ابراہیم میں مود مود آسمانی دنیا میں مجتبیٰ دوم میں مرتضیٰ سوم میں مزکی چہارم میں مصطفیٰ ۔ کروبیوں میں صادق ۔ روحانیوں میں الطاهر ، اولیا میں القاسم اہل جنت میں عبد الديان مالک کی زبان پر عبد المختار ۔ اہل دوزخ رطوبی پر صفي الله ۔ لواء الحمد پر صفوة الله ۔ باب جنت پر خيرة الله ۔ جنوں میں عبد الحمید موقف میں الداعي ۔ میزان میں الصاحب کرسی میں عبد الكريم ۔ قلم میں عبد الحق ؛ جبریل کے لیے عبد الجبار ، عزرائیل کے لیے عبد التواب ، سحاب میں عبد السلام ، ہوا میں عبد الأعلى ، تراب میں عبد العزیز ، طیور میں عبد القادر ، درندوں میں عبد العطاء ، اہل روم میں الحليم ، اہل مصر میں المختار ، اہل مکہ میں الأمين ، اہل مدینہ میں الميمون ، عجم میں أحمد

آنحضرتؐ کے القاب

حبيب الله ، صفي الله ، نعمة الله ، عبد الله ، خيرة الله ، خلق الله ، سيد المرسلين إمام المتقين ، خاتم النبيين ، رسول الحمادين ، رحمة العالمين ، قائد الغر المحجلين خير البرية ، نبي الرحمة صاحب الملحمة ، محلل الطيبات ، محرم الخبائث ، مفتاح الجنة ، دعوة ابراهيم ، بشرى عيسى خليفة الله في الارض ، زين القيامة ونورها وتاجها ، صاحب اللواء يوم القيامة ، واضع الاصر والاغلال ، أفصح العرب ، سيد ولد آدم ابن العواتك ، ابن الفواطم ، ابن الذبيحين ، ابن بطحا ومكة ، العبد المؤيد ، والرسول المسدد ، والنبي المهذب ، والصفي المقرب ، والحبيب المنتجب ، والأمين المنتخب ، صاحب الحوض والكوثر ، والتاج والمغفر ، والخطبة والمنبر ، والركن والمشعر ، والوجه الانور ، والخد الاقمر ، والجبين الازهر ، والدين الاظهر ، والحسب الاطهر

والنسب الاشهر ، محمد خير البشر ، المختار للرسالة ، الموضح للدلالة ، المصطفى للوحي والنبوة ، المرتضى للعلم والفتوة والمعجزات والادلة . نور في الحرمين ، شمس بين القمرين ، شفيع من في الدارين ، نوره أشهر ، وقلبه أطهر ، وشرائعه أظهر ، وبرهانه ازهر ، وبيانه ابهر ، وامته أكثر ، صاحب الفضل والعطاء ، والجود والسخاء والتذكر والبكاء ، والخشوع والدعاء ، والانابة والصفاء ، والخوف والرجاء ، والنور والضياء ، والحوض واللواء ، والقضيب والرداء ، والناقة العضباء ، والبغلة الشهباء ، قائد الخلق يوم الجزاء ، سراج الاصفياء ، تاج الاولياء ، إمام الأتقياء ، خاتم الانبياء ، صاحب المنشور والكتاب ، والفرقان والخطاب والحق والصواب ، والدعوة والجواب ، وقائد الخلق يوم الحساب صاحب القضيب العجيب والفناء الرحيب ، والرأي المصيب ، المشفق على البعيد والقريب محمد الحبيب . صاحب القبلة اليمانية ، والملة الحنيفية ، والشريعة المرضية ، والأمة المهدية ، والعترة الحسنية والحسينية صاحب الدين والاسلام ، والبيت الحرام ، والركن والمقام ، والصلاة والصيام ، والشريعة والأحكام ، والحل والحرام . صاحب الحجة والبرهان ، والحكمة والفرقان ، والحق والبيان ، والفضل والاحسان ، والكرم والامتنان ، والمحبة والعرفان . صاحب الخلق الجلي والنور المضي ، والكتاب البهي ، والدين الرضي ، الرسول النبي الأمي صاحب الخلق العظيم والدين القويم ، والصراط المستقيم ، والذكر الحكيم ، والركن والحطيم صاحب الدين والطاعة والفصاحة والبراعة ، والكر والشجاعة ، والتوكل والقناعة ، والحوض والشفاعة . صاحب الدين الظاهر ، والحق الزاهر ، والزمان الباهر ، واللسان الذاكر ، والبدن الصابر ، والقلب الشاكر ، والاصل الطاهر ، والآباء الاخاير ، والامهات الطواهر . صاحب الضياء والنور ، والبركة والحبور ، واليمن والسرور ، واللسان الذكور ، والبدن الصبور ، والقلب الشكور والبيت المعمور .

آنحضرتؐ کی کنیت

أبو القاسم ، وأبو الطاهر ، وأبو الطيب ، وأبو المساكين ، وأبو الدرتين وأبو الريحانتين

توریت میں أبو الارامل ۔ جبرئیل کے نزدیک ابوابراہیم ۔

آپ کی صفات راکب الجمل ، آکل الذراع . قابل الھدیة ؛ محرم المیتة ، حامل الھراوة خاتم النبوة .

آنحضرتؐ کا نسب اور حسب

آپ کا اسم مبارک محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہے۔ عبد المطلب اس لیے کہتے ہیں کہ جب ہاشم مکہ میں داخل ہوتے تو یہ ان کے ردیف تھے۔ ان کا اصلی نام شیبتہ الحمد تھا یہ بیٹے تھے ہاشم کے اور ہاشم اس لیے کہتے ہیں کہ انہوں نے زمانہ قحط میں لوگوں کے لیے کھانا تیار کرایا تھا اور حشم شریدکیا تھا۔ اصلی نام عمرو بن عبد مناف ہے اور عبد مناف کا اصلی مغیرہ بن قصی ہے اور قصی اس لیے کہتے ہیں کہ یہ اپنے بچپن میں اپنے وطن سے مکہ سے بلاد دشوہ کی طرف منتقل کر دیئے گئے تھے ان کا لقب مجمع ہے کیونکہ انہوں نے قبائل قریش کو جو پہاڑوں اور گھاٹیوں میں منتشر تھے مکہ میں جمع کیا تھا اور ان کے لیے مکانات بنوائے تھے یہ بیٹے تھے کلاب بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر ملقب بہ قریش کے ان کے باپ حزیمہ بن مدرکہ بن الناس بن نزار بن معد بن عدنان ہیں حضرت نے فرمایا جب میرے نسب میں عدنان تک پہنچو تو رک جاؤ اور یہ بھی فرمایا کہ نسابین جھوٹ بولتے ہیں۔ قاضی عبد الجبار بن احمد نے کہا مراد اس سے یہ ہے کہ انفصال انساب غیر معلوم ہے پس دو باتوں سے خالی نہیں یہ کاذب ہیں یا حکم کاذب ہیں، بیں آپ کا سلسلہٴ نسب حضرت ابراہیم سے جا ملتا ہے۔ ام سلمہ کہتی ہیں میں نے آنحضرتؐ سے سنا عدنان کے باپ کا نام اُدد تھا وہ بیٹے تھے زید بن ثرا بن عراق الثریٰ کے اور عراق الثریٰ اسماعیل بن ابراہیم ہیں اور نسابین اور مورخین نے یوں لکھا ہے عدنان بن ادد بن الیسع بن الھمیع بن سلامان بن نبت حمل بن قیدار بن اسمٰعیلؑ ابن بابویہ نے یہ یوں لکھا ہے عدنان بن ادد بن زید بن عدد بن لیقدم بن حمیسع بن نبت بن قیدار بن اسمٰعیل اسی طرح عدنان کے بعد ناموں میں اختلاف ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آدم تک آنحضرتؐ کا ۴۹ پشتوں کے بعد پہنچا ہے آنحضرت نے تہامی الشجی۔ یثربی مکی مدنی قریشی ہاشمی مطلبی ہیں باپ کی طرف سے ہاشمی اور ماں کی طرف سے زہری اور رضاعت کے اعتبار سے سعدی، ولادت کے اعتبار سے مکی اور شرف کے اعتبار سے مدنی تھے۔

آنحضرتؐ کے عادات و خصائل و حلیہ

ترمذی نے شمائل میں طبری نے اپنی تاریخ میں زمخشری نے فائق میں فتال نے روضہ میں بروایت کثیرہ امیر المومنینؑ ابن عباس ابوہریرۃ جابر بن سمرۃ اور ہند بن ابی ہالہ سے نقل کیا ہے کہ آنحضرتؐ لوگوں کی نگاہوں میں معظم اور قلوب میں مکرم تھے آپ کا چہرہ چاند کی طرح

چکتا تھا کھلتا ہوا رنگ تھا سُرخی لیے ہوئے کشادہ پیشانی میانہ قد اُونچی ناک بڑی آنکھ۔ جبتی بھویں۔ خوشنما رخسار سے بھاری بازو کھلے ہاتھ۔ گھنی داڑھی خوبصورت دانت کشادہ چوڑا سینہ، گردن چاندی جیسی چمکدار زیادہ لمبے نہ زیادہ چھوٹے بطن و سینہ پر کم بال جب راضی اور مسرور ہوتے تو چہرہ آئینہ کی طرح چمکتا۔ تبسّم میں دل کشی چہرہ پر چمک صاحب خلق عظیم نرم طبیعت جب لوگ چہرہ مبارک دیکھتے تو یہ معلوم ہوتا کہ ایک روشن چراغ ہے آپ کے چہرہ کی رگیں موتیوں کی طرح تابدار اور آپ کا پسینہ مشک سے زیادہ خوشبودار تھا دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت تھی سر اقدس پر دو گیسو تھے جن کی ابتدا ہاشم سے ہوئی انس سے مروی ہے کہ آپ کے سر اور داڑھی میں، میں نے چودہ بال سفید گنے ابن عمر نے کہا میں نے حضرت کے بڑھاپے میں بیس سفید بال دیکھے۔

نہج البلاغہ میں ہے کہ حضرۃ شجرۃ الانبیاء سے ہیں مشکاۃ میں سے انبیاءؑ ہیں صاحب شان عظیم ہیں تو طن بطحی اور مصابیح ظلمت ہیں حکمت کے منبع ہیں خدا نے آپ کو فترت رسل کے زمانہ میں بھیجا۔ آپ سب رسولوں کے بعد آئے۔ وحی آپ پر ختم ہو گئی حضرت نے ان لوگوں سے جہاد کیا جو آپ سے روگردانی کرنے والے تھے۔ خدا نے ان کو ضیا کے ساتھ بھیجا اور اصطفا میں آپ کو مقدم کیا ان کی وجہ سے تاریکیوں کو کھول دیا اور مشکلات کو آسان کر دیا اور حزنوں کو سہل بنا دیا۔ یہاں تک کہ گمراہی داہنے بائیں سے ہٹ گئی اور آپ کو خدا نے داعی الی الحق بنایا اور اپنی مخلوق پر گواہ۔ پس خدا کی رسالتیں بندوں تک پہنچیں بغیر کسی تقصیر کے اور حضور نے بغیر کسی سستی کے اپنے دشمنوں سے جہاد کیا جس نے تقویٰ اختیار کیا فلاح پائی جس نے ہدایت پائی وہ صاحب بصیرت ہوا۔ آپ تمام انبیاء سے افضل ہیں اور سب کے کمالات کے وارث ہیں اور خلق اللہ میں بہترین مولود ہیں انہوں نے غیر معبود کی طرف لوگوں کو دعوت دی وہ صاحبِ خلقِ عظیم ہیں۔ رحمت و ثواب کی بشارت دینے والے ہیں۔ عذاب سے ڈرانے والے ہیں ہر ملت و شریعت کے ناسخ ہیں اپنی اُمت کو ظلمت سے نکال کر نور کی طرف لانے والے ہیں اور گرمی سے ہٹا کر سایہ میں جگہ دینے والے ہیں۔ حضرت کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں۔ خدا نے آپ کو قمر منیر بنا کر بھیجا ہے۔

آنحضرتؐ کے اقربا اور خدّام

حضرت عبدالمطلب کے دس فرزند تھے حارث، زبیر، حجل (قیداق) ضرار (نوفل) ابولہب (عبدالعزیٰ) مقوم، عبداللہ۔ ابو طالب، حمزہ عباس عباس سب سے چھوٹے تھے اور یہ سب مختلف ماؤں سے تھے مگر عبداللہ اور ابو طالب ایک ماں سے تھے جن کا نام فاطمہ بنت عمرو بن عاید تھا عبدالمطلب کے عقب میں چار لڑکے رہے ابوطالب، عباس حارث اور ابولہب اور حضرت کی پھوپھیاں چھ تھیں عاتکہ عمیمہ البیضا صفیہ اروی رویدہ چچوں میں اسلام لائے ابوطالب حمزہ اور عباس اور پھوپھیوں میں صفیہ اروی اور عاتکہ اور اعمام میں سب سے آخر عباس مرے اور پھوپھیوں میں صفیہ اور دادی فاطمہ اور نانی برّہ بنت عبدالعزیٰ بن عثمان بن عبدالدار رضائی بھائی

عبداللہ اور ابنیہ اور خادموں میں اولاد حرث اور عہد جاہلیت ہیں آپ کا ایک بھائی تھا خلاص بن علقمہ اور آپ کے چچازاد بھائی وزیرو وصی اور داماد علی تھے اور ربیب تھے ہند بن ابی ہالہ اسدی خدیجہ کی طرف سے عمرو بن ابی سلمہ اور زینب سلمی کی طرف سے۔

آنحضرتؐ کی ازواج

امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے پندرہ عورتوں سے شادی کی اور تیرہ سے دخول کیا اور بیک وقت نو تھیں۔ ابو عبیدہ نے کہا تزوج کیا ہیں سے اور اعلام الوریٰ۔ نزہۃ الابصار۔ امالی حاکم اور شرف المصطفیٰ میں ہے۔ کہ حضرت نے اکیس عورتوں سے تزویج کی، ابن جریر اور ابن مہدی نے کہا اجماع اس پر ہے کہ گیارہ عورتوں سے مختلف اوقات میں تزویج کی۔

ترتیب یہ ہے مکہ میں سب سے پہلے خدیجہ بنت خویلد سے عقد کیا۔ پہلے وہ عتیق ابن عابد مخزومی کی زوجیت میں رہی تھیں۔ پھر ابو ہالہ زرارہ بن بناش اسدی کی زوجیت میں آئیں۔

احمد بلاذری اور ابوالقاسم کوفی نے اپنی کتابوں میں اور المرتضیٰ نے شافی میں اور ابوجعفر نے تلخیص میں لکھا ہے کہ جب حضور نے جناب خدیجہ سے نکاح کیا تو وہ باکرہ تھیں اور اس کی تائید ہوتی ہے اس بیان سے جو ذکر کیا گیا ہے کتاب الانوار اور البدع میں کہ رقیہ اور زینب بیٹیاں تھیں ہالہ خواہر خدیجہ کی۔

جناب خدیجہ کی وفات کے ایک سال بعد سودہ بنت زمعہ سے عقد کیا۔ یہ پہلے زوجیت میں تھیں سکران بن عمر کی جو حبشہ کے مہاجر سے تھا وہیں انتقال کیا۔

عائشہ بنت ابی بکر ان کی عمر قبل ہجرت سات سال تھی اور بعض کے نزدیک چھ سال تھی۔ ماہ شوال میں جب کہ ان کی عمر نو سال تھی مدینہ میں زفاف واقع ہوا اور کہا جاتا ہے کہ ان کے علاوہ حضور کی باکرہ بی بی کوئی اور نہ تھی۔ آنحضرتؐ کی وفات کے وقت ان کی عمر ۱۸ سال کی تھی معاویہ کی حکومت تک زندہ رہیں اور تقریباً ستر برس کی عمر ہوئی۔

مدینہ میں اُم سلمہ سے عقد کیا ان کا نام ہند بنت امیۃ المخزومیہ تھا اور یہ بیٹی تھیں آپ کی پھوپھی عاتکہ بنت عبدالمطلب کی ان کی پہلے شادی ہوئی تھی ابوسلمہ بن عبدالاسد سے ۲ھ ہجری میں۔

اسی سال عقد کیا حفصہ بنت عمر سے اس سے پہلے وہ خنیس بن عبداللہ بن خذافہ سہمی کی زوجیت میں تھیں۔ حضرت علی کی خلافت کے آخر زمانہ تک زندہ رہیں اور مدینہ میں وفات پائی۔

پھر اپنی پھوپھی کی بیٹی زینب بنت حجش اسدیہ سے شادی کی ان کی ماں کا نام امیمہ بنت عبدالمطلب تھا ان کی شادی پہلے زید بن حارثہ سے ہوئی تھی۔ آنحضرتؐ کی وفات کے بعد ازواج رسول میں پہلے انہوں نے ہی وفات پائی حضرت عمر کے عہد خلافت میں۔

پھر جویریہ بنت الحارث سے شادی ہوئی ان کو حضرت نے خرید کر آزاد کیا تھا۔ پھر عقد کیا ۵ھ میں انتقال کیا۔

ام حبیبہ بنت ابوسفیان ان کا نام رملہ تھا سنہ تک یہ عبداللہ بن جحش کے نکاح میں تھیں اور معاویہ کے عہد تک زندہ رہیں ۔

صفیہ بنت حی بن اخطب پہلے سلام بن مسلم کے پاس رہیں پھر کنانہ بن ربیع کی زوجیت میں آئیں سنہ میں قید ہو کر آئی تھیں، میمونہ بنت الحرص الہدالیہ ابن عباس کی خالہ پہلے عمیر بن عمرو ثقفی کے عقد میں تھیں پھر زید بن عمرو عامری کی زوجیت میں پھر جعفر بن ابی طالب نے آنحضرتؐ کے لیے پیغام دیا ان کی تزویج و زفاف و موت و قبر شرف میں ہوئی جو مکہ سے دس میل ہے ان سے عقد سنہ ھ میں ہوا اور یہ سنہ ھ تک زندہ رہیں ۔

مذکورہ بالا تمام ازواج سے آنحضرتؐ نے ہم بستری کی ۔

مطلقات، یا جن سے ہم بستر نہیں ہوئے یا جن کو پیغام دیا اور عقد نہیں ہوا وہ یہ ہیں ۔

فاطمہ بنت شریح اور بعض کے نزدیک بنت ضحاک اپنی ربیبہ کی بیٹی زینب کی وفات کے بعد آپ نے ان سے تزویج کی اور آیت تخییر نازل ہونے کے بعد آپ نے ان کو شادی کرنے یا نہ کرنے کا اختیار دیا پس اس نے دنیا کو دین پر ترجیح دے کر مفارقت اختیار کی اس کے بعد اس کا یہ حال ہوا کہ اونٹ کی مینگنیاں چنتی تھی اور کہتی تھی میں بڑی بدبخت ہوں کہ دنیا کو ترجیح دی ۔

زینب بنت خزیمہ بن الحرث ام المساکین یہ پہلے عبیدہ بن الحرث بن عبد المطلب کی زوجیت میں تھیں اور اسماء بنت نعمان بن الاسود کندی جو اہل یمن سے تھیں ۔ جب بعد عقد حضرت ان کے پاس خلوت میں گئے تو اس نے کہا أعوذ بالله منك حضرت نے فرمایا میں نے پناہ میں دیا ۔ جا تو اپنے خاندان والوں کے پاس رہ ۔ بعض ازواج نے اسماء کو یہ الٹا سبق پڑھایا تھا ان کو ڈر تھا چونکہ یہ حسین زیادہ ہے ایسا نہ ہو کہ حضرت اس کی طرف مائل ہو جائیں اس غریب کو یہ بتایا گیا کہ ایسا کہنے سے حضرت تیری طرف زیادہ مائل ہوں گے ۔

قتیلہ خواہر اشعث بن قیس کندی ان کا انتقال زفاف سے پہلے ہی ہو گیا اور ایک روایت ہے کہ حضرت نے ان کو طلاق دیدی اس کے بعد عکرمہ بن ابی جہل نے اپنی زوجیت میں لے لیا ۔ اور یہی صحیح ہے ۔

ام شریک جن کا نام غزیہ بنت جابر تھا جو بنی نجار سے تھیں ۔

مشتبا جو بنی سلت سے تھیں جن کو خولہ بنت حکیم بھی کہتے ہیں ان کا انتقال زفاف سے پہلے ہی ہو گیا تھا ۔

سرآف خواہر دحیہ کلبی ان سے بھی زفاف نہوا ۔

امامہ بنت نعمان الجونیہ ۔ عالیہ بنت ظبیان الکلابیہ ملیکۃ اللیثیہ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے یہ بھی شامل ازواج ہوئیں ۔

عمرہ بنت برید جب خلوت میں آئی تو حضرت نے دیکھا وہ مبروص ہے فرمایا مجھے دھوکہ دیا گیا اور اسے اس کے خاندان کی طرف واپس کیا ۔ لیلیٰ بنت الحطیم الانصاریہ اس نے حضرت کی پشت پر ہاتھ مار کر کہا مجھے آزاد کر دو ۔ حضرت نے آزاد کر دیا پس اسے بھیڑیے نے کھا لیا ۔

عمرہ۔ اس کے باپ نے کہا کہ وہ کبھی بیمار نہیں ہوتی فرمایا عند اللہ اس میں بہتری نہیں۔

وہ نو بی بیاں جو آخر وقت تک حضرت کی زوجیت میں رہیں۔ ام سلمہ۔ زینب۔ میمونہ۔ ام حبیبہ۔ صفیہ۔ جویریہ۔ سودہ عائشہ اور حفصہ تھیں اور حضرت سے پہلے جن کا انتقال ہوا وہ یہ ہیں خدیجہ، ام ہانی زینب بنت خزیمہ اور تمام ازواج میں افضل خدیجہ اور پھر ام سلمہ ہیں ان کے بعد میمونہ۔

مبسوط طوسی میں ہے کہ تین کنیزیں زوجیت میں آئیں جن میں دو عجمی تھیں اور ایک عربی۔ عربیہ کو آزاد کر دیا تھا۔

اور دو تحفے میں آئی تھیں ماریہ بنت شمعون القبطیہ و ریحانہ بنت زید القرضیہ ایک کو ان میں سے مقوقش صاحب اسکندریہ نے بھیجا تھا ماریہ کی ایک بہن سرین نامی کو حضرت نے حسان کو عطا فرمایا جس سے ان کے فرزند عبدالرحمٰن پیدا ہوئے اور آنحضرتؐ کی وفات کے پانچ سال بعد ماریہ کا انتقال ہوا۔ ایک روایت ہے کہ حضور نے ریحانہ کو آزاد کر دیا پھر اس سے تزویج کی تاج التراجم میں ہے کہ بنی قریظہ کے قیدیوں میں ایک کنیز نکانہ بنت عمر تھی وہ حضرت کی ملکیت میں تھی آپ کی وفات کے بعد عباس نے اس سے تزویج کی۔ آپ کی بی بیوں کا مہر بارہ اوقیہ ہوتا تھا۔

اولاد:۔ جناب خدیجہ سے دو لڑکے ہوئے قاسم اور عبداللہ جن کو طیب اور طاہر بھی کہتے ہیں اور بیٹیاں (بروایت اہل سنت) چار تھیں زینب، رقیہ ام کلثوم اور فاطمہؑ (اور بروایت شیعہ صرف حضرت فاطمہ صلوٰۃ اللہ وسلام علیہا اور بطن ماریہ قبطیہ سے ایک صاحبزادے ابراہیم نامی تھے۔ یہ ۸ھ میں مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے اور اسی سال دس ماہ کی عمر میں انتقال کیا ان کی قبر بقیع میں ہے کتاب الانوار۔ الکشف۔ البلمع اور بلاذری میں ہے کہ زینب اور رقیہ دونوں جحش کی پروردہ تھیں قاسم و طیب صغر سنی میں رحلت کر گئے تھے قاسم صرف سات دن زندہ رہے (بروایت مجاہد)

زینب کی شادی ابوالعاص سے ہوئی تھی ان سے ایک لڑکی ام کلثوم پیدا ہوئی جس سے حضرت علی نے تزویج کی۔ ابوالعاص جنگ بدر میں پکڑ لیا گیا تھا رسول نے اس پر احسان کیا کہ بغیر فدیہ لیے رہا کر دیا۔ زینب مکہ چھوڑ کر پہلے طائف آئیں پھر آنحضرتؐ کے پاس مدینہ پہنچیں پھر ابوالعاص بھی مدینہ آیا اور مسلمان ہو گیا زینب ہجرت سے سات سال دو ماہ بعد مدینہ میں مر گئیں اور رقیہ کی شادی عتبہ سے ہوئی اور ام کلثوم کی عتیبہ سے یہ دونوں ابولہب کے لڑکے تھے ان دونوں نے طلاق دے دی اس کے بعد رقیہ عثمان کی زوجیت میں آئیں جن سے ایک لڑکا عبداللہ نامی پیدا ہوا جو صرف چھ سال زندہ رہا مرغ نے اس کی آنکھ میں ٹھونگ مار دی یہی سبب موت ہوا رقیہ کے مرنے پر ام کلثوم حضرت عثمان کی زوجیت میں آئیں آنحضرتؐ کے عقب میں سوائے اولاد فاطمہؑ اور کوئی نہ رہا

آنحضرتؐ کے رفقاء

حضرت علی، امام حسن، امام حسین، حمزہ۔ جعفر۔ سلمان۔ ابوذر۔ مقداد۔ عمار۔ حذیفہ۔ ابن مسعود۔ بلال۔ ابوبکر اور عمر۔

آنحضرتؐ کے کاتب

وحی اور غیر وحی کی کتابت اکثر حضرت علیؑ کیا کرتے تھے آپ کے علاوہ ابی بن کعب اور زید بن ثابت بھی کتابت وحی کیا کرتے تھے اور زید اور ابن ارقم بادشاہوں کے نام خطوط لکھتے تھے اور علاء بن عقبہ اور عبداللہ بن ارقم قبائے لکھتے تھے زبیر بن العوام اور ابن الصلت صدقات لکھتے تھے اور حذیفہ چھواروں کے صدقات کا حساب لکھتے تھے اور کبھی کبھی عثمان خالد و ابان پسران سعید و عمرو عاص مغیرہ بن شعبہ حصین بن نمیر علاء بن حضرمی شرجیل بن حسنہ حنظلہ بن ربیع الاسدی عبداللہ بن سعد بن ابی سرح بھی کتابت کرتے عبداللہ بن ابی سرح کتابت میں خیانت کرتا تھا یہ مرتد ہوگیا تھا، رسولؐ نے اس پر لعنت کی ہے۔ آنحضرتؐ نے معاویہ کو بلانے کے لیے ابن عباس کو بھیجا تاکہ کتابت کرے انہوں نے واپس آکر کہا کھا رہا ہے پھر بھیجا یہی جواب ملا فرمایا خدا اس کے بطن کو سیر نہ کرے۔

آنحضرتؐ کے موذن و منادی اور دربان

آپ کے حاجب انس بن مالک تھے اور موذن بلال اور وہ سب سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے اذان دی۔ عمرو بن ام کلثوم زیاد بن الحرث ابو محذورہ اوس بن مغیر صرف نماز فجر میں اذان دیتے تھے اور عبداللہ بن زیاد انصاری اور سعید القرضی نے مسجد قبا میں اذان دی منادی ابو طلحہ تھے اور جن کی موجودگی میں کفار کو قتل کیا جاتا تھا وہ علی و زبیر و محمد بن مسلمہ اور عاصم بن الافلح اور مقداد تھے آپ کے دربان و نگہبان سعد بن معاذ تھے جنہوں نے روز بدر عریش میں آپ کی حفاظت کی اور ذکوان بن عبداللہ نے احد میں اور محمد بن مسلمہ نے خندق میں زبیر نے خیبر میں سعد بن ابی وقاص ابو ایوب اور بلال نے فتح مکہ میں۔ کچھ اور لوگ بھی بطور باڈی گارڈ آپ کے ساتھ رہتے تھے جب آیہ وَاللّٰہُ یَعۡصِمُکَ مِنَ النَّاسِ (سورہ المائدہ ۶۷/۵) نازل ہوئی تو اس حراست کو ختم کر دیا گیا۔

آنحضرتؐ کے عمّال

عمرو بن حزام انصاری نجران کا حاکم تھا زیاد بن اسید حضر موت کا خالد بن سعید بن العاص صنعا۔ ابو امیہ مخزومی کندہ کا صدق ابو موسیٰ اشعری زبید و زمعہ عدن و ساحل کا معاذ بن جبل جیلہ کا۔ قصاص یمن کا عمرو عاص اور ابو زید انصاری عمان کا یزید بن ابو سفیان نجران کا۔ حذیفہ دبا کا۔ بلال صدقات اثمار کا۔ عباد بن بشیر انصاری صدقات بنی المصطلق کا اقرع بن حابس صدقات بنی

وارم کا۔ زبرقان بن بدر صدقات عوف کا مالک بن نویرہ صدقات بنی یربوع کا۔ عدی بن حاتم صدقات بنی طے کا اسد و عینہ بن حصن صدقات بنی فزارہ کا ابو عبیدہ جراح صدقات مزینہ و ہذیل و کنانہ کا۔

آنحضرتؐ کے پیغامبر

حاطب بن ابی بلتعہ کو مقوقس کے پاس بھیجا۔ شجاع بن وہب اسدی کو حارث بن شمر و کے پاس۔ دحیہ کلبی کو قیصر کے پاس سلیط بن عمرو عامری کو ہوذہ بن علی الحنفی کے پاس۔ عبداللہ حذافہ السہمی کو کسریٰ کے پاس۔ عمرو بن امیہ ضمیری کو نجاشی کے پاس اور حضرت سے مشابہت رکھنے والے جعفر طیار حسن بن علی قیثم بن عباس اور ابوسفیان بن الحرث بن عبدالمطلب و ہاشم بن عبدالمطلب اور مسلم بن معتب ابن لہب اور حسن بن علی اور جنہوں نے آپ کے ساتھ ہجرت کی مکہ سے مدینہ کی طرف وہ ابوبکر عامر بن فہیرہ اور ان کا رہنما عبداللہ بن ارلقیط ہیں اور حضرت علی کو امانتیں ادا کرنے کے لیے چھوڑا جب ادا کر دیں تو آپ بھی حضرت سے قبا میں آملے۔

آنحضرتؐ کے خدّام

آپ کے خادم آزادوں میں سے انس۔ ہندہ اسما جو خارجہ اسلیہ کی بیٹیاں تھیں۔ ابوالحمراء۔ ابوخلف عیونہ خزاعی عبداللہ بن حذروا اور یوم حدیبیہ جس نے آنحضرتؐ کا حلق راس کیا وہ خراش ابن امیہ خزاعی تھا اور جو ہیں جس نے حجامت کی وہ معمر بن عبداللہ بن حارثہ بن نصر تھا اور پچھنے لگانے سے جو خون نکلا اس کو احتراماً پی جانے والا ابوطیبہ تھا اور ابولہند غلام فروہ بن عمرو البیاضی تھا جس کے متعلق نبی نے فرمایا ابو ہند تم ہی میں سے ایک شخص ہے پس اس کا نکاح کرو۔ اور ابو موسیٰ اشعری۔

آنحضرتؐ کے شعراء

کعب ابن مالک، عبداللہ بن رواحہ، حسان بن ثابت، نابغہ جعدی، قیس بن صرمہ، ابن الزبعری، امیہ بن الصلت، العباس بن مرداس، طفیل الغنوی، کعب بن نمط، مالک بن عوف، قیس بن بحر الاشجعی، عبداللہ بن الحرب، ابوذہبی الجمحی، اور بجیر ابن ابی سلمہ تھے اور حضرت کی ہجو کرنے والے ابن زبعری السہمی، ہبیرہ ابن ابی وہب المخزومی، منافع بن عبد مناف۔ عمرو بن العاص، امیہ بن الصلت

اسا ابوسفیان بن الحرب۔

آنحضرتؐ کا سرمایہ

چند گھوڑے اور خچر اور اونٹ آپ کا سرمایہ تھے جیسے الورد جس کو تمیم داری نے ہدیہ بھیجا تھا۔ یہ خوبصورت گھوڑا تھا۔ الظرب جس کا نام لبسوقہ رکھا تھا اس کو مقوقس نے ہدیہ بھیجا تھا۔ لحیف جس کو ربیعہ ابن برار نے ہدیہ بھیجا اور صحیح یہ ہے کہ نام الورد کا تھا جس کو تمیم داری نے بھیجا تھا۔ المرتجز جس کو حضرت نے ایک اعرابی سے خریدا تھا۔ السکب یہ سب سے پہلا گھوڑا تھا جس پر حضرت سوار ہوئے اور غزوہ احد میں کفار سے جنگ کی اور لعیوب، السبحہ، ذوالعقاب، ملاورح۔

اور خچروں میں دلدل تھا جسے مقوقس نے ہدیہ بھیجا تھا یہ سفید رنگ کا تھا یہ آپ نے حضرت علیؑ کو عطا فرمایا تھا پھر ان کے بعد امام حسنؑ کے پاس آیا ان کے بعد امام حسینؑ کے پاس رہا۔ یہ بوڑھا اور اندھا ہو گیا تھا یہ پہلا خچر تھا جس پر اسلام میں سواری ہوئی ایک فضہ نامی خچر تھا یہ بھی مقوقس نے بھیجا تھا۔

اونٹوں میں غضبا نامے تھا۔ دوسرا قصوی اس کو آنحضرتؐ نے ابوبکر سے چار سو درہم میں خریدا تھا اور اسی پر ہجرت کی تھی ایک اور صہبا نامی تھا۔ ان کے علاوہ چند اور بھی تھے۔ لغوم۔ نوق۔ مردہ اور دس دودھ دینے والی اونٹنیاں جن کو سات یسار دوھتا تھا۔

اور چند جاگیریں تھیں مہرہ سمرہ، عرلیس سعدیہ لغوم، میسرہ، بردہ ان کی آمدنی ازواج پر خرچ فرماتے تھے سات بکریاں تھیں جن کو ام ایمن چراتے تھے سو بھیڑیں تھیں بنی نضیر کا ایک شخص مخیریق جو بہت بڑا عالم تھا مسلمان ہو گیا اور آنحضرتؐ کے ساتھ رہ کر اس نے قتل کی اور مرتے وقت اپنے مال کی وصیت رسول اللہؐ کے لیے کی اور وہ سات باغ تھے جن میں ایک کا نام مشربہ ام ابراہیم تھا اور کچھ علاقے تھے جن میں فدک بھی تھا جو آپ نے حضرت فاطمہؑ کو دیا اور حضرت کے لیے خمس تھا غنیمت میں اور قبل تقسیم بکریوں میں سے جو چاہتے تھے انتخاب کر لیتے تھے لیکن آپ کا حصہ ایک مسلمان کے برابر ہوتا اور انفال بھی آپ کا حصہ تھا آپ کو باپ سے ورثہ میں ام ایمن کو ملیں جنہیں آپ نے آزاد کر دیا تھا اور ورثہ میں ایک گلہ بکریوں کا۔ پانچ اونٹ اور ایک تلوار بھی ملی۔

آنحضرتؐ کے اسلحہ وغیرہ

آنحضرتؐ کو اپنے باپ سے ورثہ میں تین تلواریں ملیں۔ ذوالفقار، مخذم اور مہوت اور غضب نامے تلوار سعد بن عبادہ نے

دی تھی اور کچھ ہتھیار بھی قینقاع سے ملے تھے حضرت کا ایک نیزہ تھا جس کو مستونی کہتے تھے اور ایک چھتر تھا جو نجاشی نے بھیجی تھی جس کو بلال حضرت کے سامنے اُٹھائے رہتے تھے عید کے دن اور سفر میں آپ کے سامنے لگاتے تھے۔

آپ کی زرہوں میں ایک ذات الفضول تھی جسے سعد بن عبادہ نے دیا تھا اور ایک فضہ نامی تھی اور سعدیہ اور ذات الوشاح دو زرہیں بنی قینقاع نے دی تھیں ایک ڈھال دلوق نامی تھی اور دوسری پر بھیڑ کا سر بنا ہوا تھا خدا نے اس کو مٹا دیا ایک ترکش تھا جسے کافورہ کہتے تھے ایک خود تھا سبوغ نامے ایک جھنڈے کا نام عقاب تھا اور رنگ سفید تھا ایک تازیانہ تھا ممشوق نامے ایک چمڑے کا پٹکا تھا جس پر چاندی کے تین حلقے تھے ایک پیالہ تھا شیشہ کا ایک پتھر کا ایک نہانے کا برتن تھا ایک چادر ایک کالنہ ایک انگوٹھی چاندی کی جس پر نقش تھا محمد رسول اللہ۔ نجاشی نے دو کالے موزے تحفے میں بھیجے تھے۔ فرش چمڑے کا تھا جس میں خرمے کی چھال بھری ہوئی تھی اور ایک صنعتی لحاف تھا زعفرانی۔ جمعہ کے روز بر واحمر پہنتے تھے اور سحاب نامے عمامہ باندھتے تھے اور فتح مکہ کے دن سیاہ عمامہ باندھے ہوئے مکہ میں داخل ہوئے ایک کیسہ میں کنگھی ہاتھی دانت کی ایک سرمہ دانی ایک قینچی اور ایک مسواک رہتی تھی۔

جس روز انتقال فرمایا دس کپڑے چھوڑے جن میں ایک ازار عمانی تھی دو ثوب صحاوی ایک قمیص صحاوی ایک سحولی ایک یمنی جبہ ایک سفید چادر چند ٹوپیاں۔ ازار کا طول تین بالشت تھا۔ آپ کی موت یمنی موٹی ازار میں ہوئی اور ملیدہ نامے چادر میں اللہ آپ کو سریر اسعد بن زرارہ نے تحفہ میں دیا تھا اور آپ کا منبر تین سیڑھی کا تھا جس کو نجار میمون نے بنایا تھا۔ مسجد بلا مینا تھی۔ بلال موذن تھے اور اصحاب رسول کا شعار تھا یا منصور اُمت۔

آنحضرتؐ کے موالی

آنحضرتؐ کے خادم اور غلام حسب ذیل تھے۔

سلمان فارسی۔ زید بن حارثہ۔ اسامہ بن زید۔ ابو رافع۔ عباس نے ان کو آنحضرتؐ کی غلامی میں دیا تھا حضرت نے ان کو آزاد کر دیا۔ ابو رافع کی بی بی سلمیٰ کے بطن سے عبید اللہ پیدا ہوئے۔ یہ امیر المومنین کے کاتب تھے۔ بلال حبشی صہیب رومی۔ سفینہ یہ ام سلمیٰ کے پاس تھے۔ حضرت نے ان کو آزاد کر دیا تھا ام سلمہ نے آنحضرتؐ کی خدمت کی شرط کر لی تھی۔ ثوبان حمیری نے ان کو آنحضرتؐ سے خرید کر آزاد کر دیا تھا مگر یہ زمانہ معاویہ تک آنحضرتؐ اور ان کی اولاد کی خدمت سے جُدا نہ ہوئے یسار بن النوبی یہ غزوہ بنی ثعلبہ میں قید ہوئے بعد کو حضور نے انہیں آزاد کر دیا ان کا نام صالح بن عدی الحبشی تھا۔ یہ غلام آپ کو اپنے باپ سے ورثہ میں ملا تھا یہ رے کے دہقانوں کی اولاد سے تھا۔ مدعم الحبشی یہ فردہ بنت عمرو الجذامی کا ہدیہ تھا۔ ابو کبشہ اس کا نام سلمہ تھا ارض دوس یا مکہ کا رہنے والا تھا۔ حضرت نے اسے خرید کر آزاد کر دیا تھا۔ ہشام۔ ابوایمن جن کا نام رباح تھا یہ حبشی تھا ابو لبابہ قرضی جس کو آنحضرت نے خرید کر آزاد کیا تھا فضالہ ابستہ بن کردی عجمی بدر میں قتل ہوا۔ کرکرہ کسی نے یہ ہدیہ دیا تھا آپ نے اس کو آزاد کر دیا۔ ابو ضمن اس کو آم سلمہ

نے آنحضرتؐ کے لیے خریدا تھا۔ حضرت نے اس کو آزاد کر دیا تھا۔ الوثابت۔ ابو ہیرہ۔ ابو سلمیٰ۔ ابو حیب۔ ابو رافع۔ ابو القیط۔ ابو لبشر مہران، عبید، اقلع، رفیع، یسار الاکبر اور کنیزیں بھیں حارثہ بنت سمعون جس کو بادشاہ حبشہ نے ہدیہ بھیجا تھا سلمہ۔ ام ایمن جن کا نام برکہ تھا اسلمہ، آنسہ ایک غلام خصی تھا مابعد نامے۔

آنحضرتؐ کے حالات اور تواریخ

ایام تشریق میں جمرۃ العقبتا الوسطیٰ کے نزدیک مکان عبداللہ بن عبدالمطلب میں آنحضرتؐ کی والدہ گرامی حاملہ ہوئیں اور حضرت مکہ میں روز جمعہ وقت طلوع فجر پیدا ہوئے ۱۷ ماہ ربیع الاول کو اصحاب فیل کے ہلاک ہونے کے ۵۵ دن بعد اور مورخین عامہ نے پیر کے دن پیدا ہونا لکھا ہے جبکہ سلطنت نوشیروان کے سات سال باقی تھے اور بعض کے نزدیک سلطنت ہرمز کے آٹھ سال تھے اور ۱۸ ماہ بادشاہ عرب عمرو بن ہید کو گزرے تھے۔

اور تاریخ طبریٰ میں ہے کہ نوشیروان کی حکومت کے بیالیسویں سال پیدا ہوئے اور یہی صحیح ہے کیونکہ حضرت نے فرمایا کہ میں ملک عادل نوشیروان کے زمانہ میں پیدا ہوا اور کلبی نے کہا کہ شعب ابو طالب میں مکان محمد بن یوسف کے آخری گوشہ میں بائیں طرف ولادت ہوئی۔

اور طبریٰ نے لکھا ہے اس گھر کے حصہ میں جواب دار یوسف کہلاتا ہے۔ یہ یوسف حجاج بن یوسف کا بھائی تھا اس مکان کو اس نے عقیل سے خریدا تھا اور اس گھر کو اپنے گھر میں شامل کر لیا تھا پھر اس کو خیزران نے نکال باہر کیا اور وہاں ایک مسجد بنا لی جس میں نبی زہرہ نماز پڑھتے تھے۔

عبداللہ طرابلسی سے مروی ہے کہ جس گھر میں رسول اللہ پیدا ہوئے (دار محمد یوسف) ان کے والد نے اسی میں انتقال فرمایا، جبکہ حضرت دو ماہ کے تھے اور واقدی نے لکھا ہے سات ماہ کے تھے طبری لکھتا ہے حضرت کے والد نے وفات پائی مدینہ میں اور دفن ہوئے دار نابغہ میں اور ابو اسحٰق کہتا ہے کہ وفات پائی حضرت کے والد نے جبکہ آپ حالت حمل میں تھے اور والدہ کا انتقال ہوا جبکہ آپ چار سال کے تھے اور کلبی نے لکھا ہے کہ وہ اٹھارہ ماہ کے تھے محمد بن اسحٰق کا بیان ہے کہ ان کی والدہ نے ابوا میں وفات پائی جبکہ وہ مکہ کو آ رہی تھیں اور آنحضرتؐ چھ ماہ کے تھے اور پرورش کی آپ کی عبدالمطلب نے اور ان کا انتقال ہوا جبکہ آپ آٹھ سال دو ماہ اور دس دن کم تھے آپ نے ابو طالب کو وصیت کی اور پھر انہوں نے پرورش کی کتاب العروس اور تاریخ طبری میں ہے کہ دودھ پلایا آپ کو نویبہ کنیز ابولہب نے اپنے بیٹے مسروح کا دودھ چند دن اور یہ مسلمان مری ۷ھ میں اس کا بیٹا اس سے پہلے مرا۔ پھر دودھ پلایا آپ کو حلیمہ نے آپ بنی اسعد میں حلیمہ کے ساتھ پانچ سال رہے اور اس نے اس سے پہلے حمزہ کو دودھ پلایا تھا۔

نو سال کے سن میں آپ ابو طالب کے ساتھ تجارت کو گئے اور بعض نے ۱۲ سال کی عمر لکھی ہے اور ۲۵ سال کی عمر میں آپ خدیجہ

کی طرف سے بغرض تجارت شام کی طرف گئے اور چند ماہ بعد ان سے شادی کی یعقوب کلینی نے لکھا ہے کہ خدیجہ سے آپ نے شادی کی جبکہ آپ بیس سال چند ماہ کے تھے اور ۲۴ سال اور چند ماہ بعد آپ کے ساتھ زندگی بسر کی کعبہ کو بنایا اور قریش کے فیصلے پر راضی ہوئے جبکہ آپ کی عمر ۳۵ سال تھی۔

ابن عباس اور انس سے مروی ہے کہ سب سے پہلے وحی آپ پر روز دوشنبہ ۲۷ رجب کو ہوئی جبکہ آپ چالیس سال کے تھے اور ابن مسعود نے ۴۱ سال لکھے ہیں۔ ابن مسیب اور ابن عباس نے ۴۳ سال ۱۱ ماہ ربیع الاوّل کو اور بعض نے۔ اور ربیع الاوّل لکھا ہے۔ بعض نے کہا ہے ماہ رمضان میں مبعوث ہوئے جیسا کہ خدا فرماتا ہے شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ (سورہ البقرہ ۱۸۵/۲) یعنی ابتدائے نزول قرآن کی ۱۷ اور یا ۱۸ رمضان کو ہوئی ابن عباس نے ۴۲ لکھی ہے۔

ابی الحلہ سے مروی ہے کہ جب حضرت دعوۃ اسلام کے لیے کھڑے ہوئے تو ابو طالب نے ان کی مدد کی پس خدیجہ اور علی اور زید یا سب سے پہلے اسلام لائے بعثت کے دو سال بعد اور بعض کے نزدیک ایک سال بعد طائف سے لوٹنے پر معراج ہوئی حلبی نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ پانچ سال تک حضرت نے بحالت خوف خفیہ دعوت دی علیؑ اور خدیجہ آپ کے شریک حال تھیں پھر خدا نے حکم دیا فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ (سورہ الحجر ۹۴/۱۵) یعنی علی الاعلان دعوت دو اس کے بعد حضرت نے ظاہر بظاہر دعوت دی اعلان نبوت کے ۹ سال ۸ ماہ بعد ابو طالب کا انتقال ہو گیا اور یہ شعب سے نکلنے کے دو ماہ بعد کا واقعہ ہے اور واقدی کا بیان ہے کہ تین سال قبل ہجرت شعب سے باہر نکلے اور اسی سال ابو طالب نے وفات پائی اور پھر چھ ماہ بعد جناب خدیجہ کا انتقال ہو گیا حضرت کی عمر ۴۹ سال ۸ ماہ اور ۴۴ دن کی تھی اور بعض کے نزدیک ۴۷ سال چھ ماہ اور چند دن۔

بہ سند عبداللہ کتاب المعرف میں ہے کہ ابو طالب کی وفات سے تین دن بعد خدیجہ نے انتقال کیا۔ المعرفت میں نوی سے مروی ہے کہ خدیجہ نے مکہ میں قبل ہجرت وفات پائی نماز میت فرض ہونے سے پہلے حضرت نے اس سال کا نام عام الحزن رکھا اس کے بعد صرف تین ماہ حضرت مکہ میں رہے پہلے صحابہ کو ہجرت حبشہ کا حکم دیا پس اصحاب کی ایک جماعت مع اپنے اہل و عیال کے نکلی یہ واقعہ اعلان نبوت کے پانچ سال بعد کا ہے شعب میں محصوری کی مدت بعض نے چار بعض نے تین اور بعض نے ۲ سال لکھی ہے۔ وفات ابو طالب کے بعد آپ طائف تشریف لے گئے اور ایک ماہ وہاں قیام کیا۔ آپ کے ساتھ زید بن حارثہ تھے پھر مکہ واپس آ گئے اور ایک سال چھ ماہ جوار مطعم بن عدی میں رہے۔ آپ موسم حج میں قبائل کو دعوت اسلام دیتے تھے بیعت عقبہ اولیٰ میں بھی یہاں خفیہ طور پر بنی خزرج میں سے پانچ نے اور بنی اوس میں سے ایک نے بیعت کی۔ دوسری بیعت الساقی یہاں جابر بن عبداللہ قطبہ ابن عامر ابن حرام عوف بن الحرث حارثہ بن تغلب۔ مرثد بن الاسد، ابو امامہ ثعلبہ بن عمرو اسود بن زرارہ۔ جب یہ لوگ مدینہ میں آئے اور لوگوں سے آنحضرتؐ کا حال بیان کیا اور قرآن پڑھا تو تصدیق کی اور اگلے سال یہ لوگ بھی مکہ آئے اور حضرت سے بیعت کی یہ بیعت عقبہ ثانیہ کہلاتی ہے

پھر بیعت کی ابو الہیثم بن تیہان نے عبادہ بن صامت نے ذکوان بن عبداللہ نافع ابن مالک۔ عباس بن عبادہ نضل یزید بن

ثعلبہ مسعود بن الحرث، عویم بن ساعدہ نے حضرت نے ان کے ساتھ اپنے چچا زاد بھائی مصعب بن ہاشم کو بھیجا انہوں نے اسعد بن زرارہ کے یہاں قیام کیا لوگ ان کے پاس جمع ہوئے اور اسلام لائے سوائے خاندان امیہ بن زید خطمہ۔ وائل اور واقف کے یہ لوگ بدر واحد وخندق کے بعد ایمان لائے۔

اگلے سال اوس اور خزرج کے ستر آدمی ایمان لائے ان میں سے بارہ آدمیوں کو حضرت نے انتخاب کر کے نقیب بنایا ان میں سے نو قبیلہ خزرج کے تھے اور تین قبیلہ اوس کے خزرج سے تھے اسعد، جابر براء بن معرور، عبدللہ بن خرام، سعد ابن عبادہ، منذر بن قمر، عبداللہ بن رواحہ، سعد بن ربیع اور قوافل سے عبادہ بن صامت اور اوس سے ابوالہیثم، اسید بن خضیر اور سعید بن خثیمہ۔ اور حضرت نے اپنے قاصد فتح مکہ اور اپنی وفات کے درمیانی زمانہ میں ادھر اُدھر بھیجے ان وفود میں نبی سلیم کی طرف بھیجے گئے۔ عباس بن مرواس اور بنو تمیم میں عطارد بن حاجب بن زرارہ بنو عامر بن طفیل وارید بن قیس اور بنو سعد بن بکر میں، سالم بن ثعلبہ عبدالقیس، جارہ بن عمرو، بنو حنیفہ میں مسیلمہ کذاب طے میں۔ زید الخیل اور عدی بن حاتم، بنی زبید میں سے عمرو بن سعدی۔ کرب بنی کندہ میں اشعث بن قیس۔ نجران میں سید وعاقب ابوالحارث اور ازد۔ بنی حارث کی طرف قیس بن الحصین کو بھیجا۔ جب مختلف قبائل اسلام لے آئے تو آپ نے مدینہ کی طرف ہجرت کی اور صحابہ کو بھی ہجرت کا حکم دیا اس وقت حضرت کی عمر ۵۲ سال کی تھی۔ حضرت نے دوشنبہ کے دن ہجرت فرمائی تین دن غار میں رہے اور بعض کے نزدیک چھ روز رہے۔ مدینہ میں ۱۲ ربیع الاوّل روز دوشنبہ داخل ہوئے یہی سال ہجری ہے مگر تاریخ میں اس کا آغاز محرم سے ہوا جب حضرت قبا میں پہنچے تو دار کلثوم بن الہدم میں قیام فرمایا پھر خثیمہ اسی کے گھر تین روز رہے اور بعض کے نزدیک ۱۲ روز حضرت علیؑ کے پہنچنے تک اور اہل مدینہ ہر روز حضور کے استقبال کے لیے قبا جاتے تھے اور واپس آتے حضرت نے قبا میں مسجد کی بنیاد رکھی اور جمعہ کے روز مدینہ کو روانہ ہوئے اور بطن وادی کی مسجد میں نماز پڑھی اول نماز جو مدینہ میں پڑھی گئی نماز عصر تھی پھر آپ ابوایوب کے یہاں تشریف لائے اور جب ہجرت کو ایک مہینہ گزر گیا تو صلوٰۃ مستقیم پڑھی گئی اور حضرت نے مہاجرین و انصار کے درمیان مواخات قائم کی اور اذان کا طریقہ جاری کیا۔

جب ہجرت کو ایک سال دو ماہ اور ۲۲ دن گزر گئے تو حضرت نے جناب فاطمہ کی تزویج حضرت علیؑ سے کر دی اور ایک روایت میں ہے کہ مدینہ میں آنے کے ایک سال بعد شادی کی حسن سے روایت ہے کہ قرآن مکہ میں ۱۸ سال نازل ہوا اور مدینہ میں دس سال اور شعبی نے مدت نزول قرآن بیس سال لکھی ہے۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ تحویل قبلہ کا حکم کب ہوا فرمایا جنگ بدر سے لوٹنے کے بعد اور وہ صبح کی نماز کا رکوع تھا پس آپ نے رُخ پھیر لیا بخاری اور واحدی نے لکھا ہے کہ حضرت نے مدینہ میں آ کر اٹھارہ ماہ بیت المقدس کی طرف نماز پڑھی۔ بخاری نے لکھا ہے کہ آنحضرتؐ نے قبل ہجرت جتنے حج کیے ان کی تعداد معلوم نہیں ہو سکی لیکن بعد ہجرت صرف ایک حجۃ الوداع کیا جابر سے منقول ہے کہ دو حج کیے اور طبری نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آنحضرتؐ نے چار عمرے کیے متفرق اور امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ تین عمرے کیے۔

حضرتؐ کا قیام مدینہ میں دس سال رہا حجۃ الوداع کے بعد آپ نے یوم غدیرخم حضرت علیؑ کو اپنا جانشین بنایا اس کے بعد جب مدینہ واپس ہوئے تو آپ نے اسامہ بن زید کو حکم دیا کہ وہ ایک لشکر تیار کر کے اپنے باپ کے خون کا بدلہ لینے کے لیے روانہ ہو اور اس کی ماتحتی میں حضرت ابوبکر و عمر و ابوعبیدہ کو بھی رکھا جب لشکر اسامہ مقام جرف میں پہنچا تو حضور اس بیماری میں مبتلا ہوئے جس میں وفات پائی آپ نے فرمایا لشکر اسامہ کو روانہ کرو اور بہ مکرر بیان فرمایا جب گیارہواں سال ہجرت کا شروع ہوا تو ماہ محرم سے آپ کی علالت کا سلسلہ شروع ہوا اور ماہِ صفر میں روز دوشنبہ آپ نے رحلت فرمائی اور بعض کے نزدیک روز جمعہ ۱۲ ربیع الاول کو آپ کی مدینہ میں تشریف آوری سے لے کر وفات تک کا زمانہ دس سال ہے غروب شمس سے پہلے آپ کا انتقال ۶۳ سال کی عمر میں ہوا حضرت کی وصیت کے مطابق حضرت علی علیہ السلام نے غسل دیا اور ایک روایت (اہل سنت کی) یہ ہے کہ تین دن حضرت دفن نہ ہوئے لوگ آ آ کر نماز پڑھتے تھے ابو طلحہ اور زید بن سہل نے قبر کھودی اور حضرت علیؑ نے دفن کیا اور عباس و فضل اور اسامہ آپ کی مدد کرتے رہے۔

آنحضرتؐ کی معراج

معراج کے بارے میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے خوارج اس سے انکار کرتے ہیں اور جہمیہ فرقہ کہتا ہے کہ معراج روحانی تھی نہ کہ جسمانی۔ بطریق خواب تھی اور امامیہ زیدیہ اور معتزلہ کا عقیدہ یہ ہے کہ روح و جسم دونوں سے بیت المقدس تک گئے جیسا خدا فرماتا ہے۔ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا (سورہ اسرائیل ۱/۱۷) اور دوسرے لوگوں نے کہا آسمانوں پر مع روح و جسد دونوں گئے (صحیح عقیدہ یہی ہے) اور ابن عباس، ابن مسعود، جابر، حذیفہ و انس و عائشہ اور ام ہانی سے بھی یہی روایت ہے اور ہمارا عقیدہ ہے دلیل کے ساتھ۔

موسیٰ کی معراج طور تک تھی وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ (سورہ القصص ۴۶/۲۸) اور ابراہیم کی آسمان تک دنیا تک وَكَذٰلِكَ نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ (سورہ الانعام ۷۵/۶) اور عیسیٰ کی آسمان چہارم تک بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ (سورہ النساء ۱۵۸/۴) اور ادریس کی جنت تک۔ وَّرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا (سورہ مریم ۵۷/۱۹) اور آنحضرتؐ کی فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى (سورہ النجم ۹/۵۳) تک یہ آنحضرتؐ کے علو ہمت کے اسی لیے کہا گیا ہے المرء یطیر بہمتہ، (آدمی بلحاظ ہمت ترقی کرتا ہے۔ خدا معراج کے متعلق فرماتا ہے اُسُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ (سورہ اسرائیل ۱/۱۷) اور نزول کی قسم کھاتا ہے وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى (سورہ النجم ۱/۵۳) پس آنحضرتؐ کا عروج و نزول دو تاکیدوں کے ساتھ ہے۔ سدی اور واقدی نے کہا ہے کہ حضرت کی معراج مکہ میں ہجرت سے چھ ماہ قبل ۱۷ رمضان کی شب میں تھی دولت اُمِّ ہانی بنت عبدالمطلب میں اور بعض کے نزدیک خانہ خدیجہ میں بعض کے نزدیک شعب ابو طالب میں۔

ابن عباس سے مروی ہے کہ حضرت کو معراج ۲/ ربیع الاوّل کو اعلان نبوت کے دو سال بعد ہوئی۔ پہلی معراج عبادت ہے اور دوسری معراج کرامت۔

حدیث صفت بُراق

ابن عباس سے مروی ہے کہ جبریل آنحضرتؐ کے پاس آئے اور کہا میرے رب نے آپ کے پاس مجھے بھیجا ہے اور حکم دیا ہے کہ میں تم کو لے جاؤں پس اُٹھیے اللہ آپ کو ایسی کرامت عطا فرمائے گا جو نہ کسی کو آپ سے پہلے ملی ہے نہ بعد۔ یہ سن کر حضرت کھڑے ہوئے اور دو رکعت نماز پڑھی پس آنحضرتؐ مع جبریل و میکائیل اور ستر ہزار ملائکہ کے روانہ ہوئے یہ فرشتے حضرت کے لیے ایک سواری لائے تھے جو گدھے سے بڑی و خچر سے چھوٹی تھی اس کے رخسارے انسان کے رخساروں کی مانند تھے اور پیر اونٹ کے پیر کی طرح اور گردن کے بال فرس کی طرح اور دُم گائے کی دُم کی طرح۔ پیر ہاتھوں سے زیادہ لمبے تھے اور اس کے دو بازو تھے۔ جلدگاہ تک لمبے۔ اس کی لگام یاقوت سُرخ کی تھی۔ جب حضرت نے سوار ہونے کا ارادہ کیا تو اس نے سرکشی کی جبریل نے کہا یہ محمدؐ ہیں پس اس نے اطاعت کی اور زمین سے اپنے کو ملا دیا۔ جبریل نے اس کی لگام پکڑ دی۔ اور میکائیل نے رکاب۔ حضرت سوار ہوئے جب اترا تھا تو اپنے ہاتھ اُٹھائے تھے اور جب اُوپر کو اُٹھا تو اپنے پیر اُٹھائے۔ جب حضرت بطن بلخا میں پہنچے تو آپ کو پیاس معلوم ہوئی پس ایک ظرف میں پانی لایا گیا۔ حضرت نے کچھ پیا باقی گرا دیا۔ اثنائے راہ میں داہنی طرف سے آواز آئی یا محمدؐ۔ پھر بائیں طرف سے آواز آئی یا محمدؐ۔ پھر ایک عورت سامنے آئی جو انتہا درجے کی حسین و جمیل تھی۔ جب حضرت ابراہیم خلیل اللہ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے بتایا کہ داہنی طرف سے پکارنے والا یہودیوں کا داعی تھا۔ اگر تم جواب دیدیتے تو تمہاری تمام اُمت یہودی ہو جاتی اور بائیں طرف پکارنے والا نصرانیوں کا داعی تھا۔ اگر تم جواب دیدیتے تو تمام امت نصرانی ہو جاتی اور وہ حسین عورت دنیا تھی اگر تم اس کی طرف متوجہ ہو جاتے تو تمہاری امت دین کو دنیا پر ترجیح دیتی۔ جبریل بیت المقدس آئے اور اسے اٹھا کر نیچے سے تین پیالے نکالے ایک دودھ کا ایک شہد کا ایک شراب کا حضرت نے دودھ اور شہد کا پیالہ تو پی لیا اور شراب کے پیالے کے متعلق فرمایا میں سیر ہو گیا جبریل نے کہا اگر آپ اسے پی لیتے تو آپ کی تمام امت گمراہ ہو جاتی۔

ابن عباس سے مروی ہے کہ جبریل کے ساتھ ایک فرشتہ اُترا تھا جو اس سے پہلے زمین پر کبھی نہیں آیا تھا اس کے پاس تمام روئے زمین کے خزانوں کی کنجیاں تھیں اس نے کہا اے محمد اللہ تعالیٰ بعد سلام فرماتا ہے یہ زمین کے خزانوں کی کنجیاں ہیں اگر چاہو نبی عبد بنو اور چاہو نبی ملک بنو۔ فرمایا میں نبی عبد ہوں گا۔

جب حضرت کو لے کر بُراق اُوپر کو اُٹھا تو اس کا نچلا حصّہ صخرۂ بیت المقدس پر تھا اور سر آسمان میں جب آنحضرتؐ آسمان پر پہنچے تو ایک درخت کے نیچے ایک بوڑھے آدمی کو دیکھا جس کے گرد کچھ لڑکے تھے جبریل نے حضرت سے کہا یہ تمہارے باپ آدمؑ ہیں جب اپنی اولاد سے کسی کو داخل جنت ہوتے دیکھتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں اور جب داخل دوزخ ہوتے دیکھتے ہیں تو رنجیدہ ہوتے ہیں پھر ایک فرشتہ کو دیکھا ترش رو جس کے ہاتھ میں ایک تختی تھی جس میں نورانی خط بھی تھا اور ظلماتی بھی۔ جبریل نے کہا یہ ملک الموت ہے پھر ایک

فرشتہ کرسی پر بیٹھا دیکھا۔ جبریل نے کہا یہ مالک خازن نار ہے یہ کشادہ پیشانی تھا جب سے داروغہ جہنم ہوا۔ اس کے بعد پھر اس کو کسی نے ہنستے نہ دیکھا۔ حضرت نے فرمایا ذرا دوزخ کا معائنہ تو کراؤ پس دیکھا جو کچھ دیکھا۔ پھر جنت میں داخل ہوئے اور دیکھا اور یہ آواز سنی قَالُوٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (سورہ الاعراف ۷/۱۲۱) رضوان نے کہا یہ ساحران فرعون ہیں (جو رب موسیٰ و ہارون پر ایمان لائے تھے) پھر اللھم لبیک کی آواز سنی اس نے کہا یہ حاجی لوگ ہیں۔ پھر تکبیر کی آواز سنی اس نے کہا یہ غازی ہیں پھر تسبیح کی آواز سنی کہا یہ انبیاء ہیں پھر جب سدرہ پر پہنچے تو جبریل نے کہا یا رسول اللہ آپ آگے بڑھئے میں یہاں سے آگے نہیں بڑھ سکتا اگر ایک انگل آگے بڑھوں گا تو جل جاؤں گا آنحضرتؐ نے جبریل کو وہیں چھوڑا انھوں نے کہا آپ کے سوا کوئی نبی اس مقام تک نہیں پہنچا۔

مروی ہے کہ دوسرے آسمان پر حضرت نے عیسیٰ اور یحییٰ سے ملاقات کی۔

تیسرے پر یوسف سے چوتھے پر ادریس سے پانچویں پر ہارون سے۔ چھٹے پر کروبیوں سے ساتویں پر خلفاؑ اور ملائکہ سے اور بروایت ابوہریرہ چھٹے پر موسیٰ سے ساتویں پر ابراہیم سے۔

اور بروایت ابن عباس ملائکہ حجب کو دیکھا کہ وہ سورہ نور کی تلاوت کر رہے ہیں اور خزانِ کرسی آیۃ الکرسی پڑھ رہے ہیں اور حاملان عرش حٰم المومن۔

جب قاب قوسین پر پہنچے تو ہزار بار قریب ہونے کے لیے ندا دی گئی اور ہر مرتبہ حضرت کی ایک حاجت پوری کی گئی۔ پھر کہا مجھ سے مانگو میں دوں گا۔ عرض کی پروردگارا تو نے ابراہیم کو خلیل بنایا موسیٰ سے طور پر کلام کیا اور سلیمان کو ملک عظیم دیا پس مجھے تو نے کیا دیا فرمایا میں نے ابراہیم کو خلیل بنایا اور تجھے حبیب۔ موسیٰ سے کلام کیا بساط طور پر اور تجھ سے کلام کیا بساط نور پر سلیمان کو ملک فانی دیا اور تجھ کو ملک باقی جنت میں پس میں محمود ہوں تو محمد میں نے تیرا نام اپنے نام سے مشتق کیا جو تم سے تعلق رکھے گا میں بھی اس سے تعلق رکھوں گا اور جو تم سے قطع تعلق کرے گا میں بھی اس سے قطع تعلق کر دوں گا تم اُتر کر میرے بندوں کے پاس جاؤ۔ اور میری اس بخشش کا ذکر کرو جو میں نے تم پر کی۔ میں نے کسی نبی کو نہیں بھیجا مگر یہ کہ اس کے لیے وزیر مقرر کیا ہے پس تم میرے رسول ہو اور علی تمہارے وزیر ہیں۔

یہ بھی مروی ہے کہ جب حضرت ساتویں آسمان پر پہنچے تو ندا آئی اے محمدؐ تم ایسی جگہ چل رہے ہو جہاں کوئی نبی نہیں پہنچا اور یوں خدا نے کلام کیا۔

پھر پوچھا تم نے اپنے بعد اپنی امت میں اپنا جانشین کس کو بنایا عرض کی خدا بہتر جاننے والا ہے۔ فرمایا علی ابن ابی طالب امیرالمومنین ہیں۔

مروی ہے کہ شب معراج چار چیزیں حضرت کو عطا ہوئیں۔ قاب قوسین تک رسائی۔ مناجات فَاَوْحٰٓی اِلٰی عَبْدِہٖ مَآ اَوْحٰی سورہ النجم ۵۳/۱۰) سدرہ کا منظر اِذْ یَغْشَی السِّدْرَةَ مَا یَغْشٰی (سورہ النجم ۵۳/۱۶) امامت علی علیہ السلام۔ لوگوں نے کہا معراج میں پانچ حرف ہیں میم سے مراد مقام رسول خدا کے نزدیک۔ عین سے عزت اللہ کے نزدیک رے سے رفعت درجات الف سے انبساط

الغام الٰہیہ بر جیم سے جاہ و منزلت ملکوت اعلیٰ میں۔

مروی ہے کہ جب شب معراج ابو طالب نے آنحضرتؐ کو ان کی جگہ پر نہ پایا تو تلاش کرنے لگے اور بنی ہاشم کو متوجہ کیا اور کہنے جاتے تھے کیسی بڑی مصیبت ہوگی اگر میں نے صبح تک رسول اللہ کو نہ دیکھا جبکہ وہ اسی پریشانی میں تھے انہوں نے رسول اللہؐ کو دیکھا کہ آسمان سے اترنے کے بعد خانہ ام ہانی کے دروازہ پر کھڑے ہیں حضرت سے کہا میرے ساتھ چلو پس خانہ کعبہ میں داخل ہوئے بنو ہاشم بھی آگئے۔ ابو طالب نے حجر اسود کے پاس کھڑے ہوکر کہا اے بنی ہاشم یہاں سے نکل جاؤ یہ تمہارے ساتھی نہیں۔ پھر قریش سے فرمایا اگر میں محمدؐ کو نہ پاتا تو میں تم میں سے کسی کو زندہ نہ چھوڑتا پھر حضرت نے معراج کے واقعات لوگوں سے بیان کیے لوگوں نے پوچھا ہم سے بیت المقدس کا حال بیان کیجیے۔ حضرت نے کل حال بیان فرمایا پھر انہوں نے مختلف قسم کے سوالات کیے۔ حضرت نے جوابات دیئے مگر اس پر بھی بہت تھوڑے سے ایمان لائے۔

آنحضرتؐ کی ہجرت

آنحضرتؐ موسم حج میں قبائل عرب پر تبلیغ کیا کرتے تھے خزرج کے ایک گروہ نے حضرت سے ملاقات کی آپ نے ان کو بٹھا کر دعوت الی اللہ دی اور قرآن ان کو سنایا ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا واللہ یہ وہی نبی ہے جس کا وعدہ یہودی کرتے تھے پس انہوں نے دعوت حق قبول کی اور کہا ہم نے اپنی قوم کو چھوڑ دیا ہماری قوم کی طرح کسی قوم میں عداوت و شر نہیں شاید اللہ آپ کی وجہ سے ان میں محبت پیدا کردے آپ آئیے اور دعوت دیجیے یہ چھ آدمی تھے۔ حضرت نے فرمایا جب تم مدینہ واپس جاؤ تو اپنی قوم سے یہ حال بیان کرنا اس کے بعد ہر حلقہ میں وہاں آنحضرتؐ کا بیان ہونے لگا۔ اگلے سال جب حج کا زمانہ آیا تو انصار سے آنحضرتؐ کو بارہ آدمی ملے اور بیعت کی اس بات پر کہ نہ شرک باللہ کریں گے اور نہ ایک دوسرے پر زیادتی کریں گے جب وہ واپس چلے تو حضرت نے ان کے ساتھ مصعب بن عمیر کو بھیجا تاکہ وہ ان کو نماز پڑھائیں۔ وہ جب تک رہے مدینہ میں مُقری کہلاتے رہے مدینہ میں کوئی گھر ایسا نہ رہا جس میں مرد اور عورتیں مسلمان نہ ہوں سوئے وارابہ وحطیمہ نے وائل خاندانوں کے۔ مصعب بہت سوں کو مسلمان بنا کر واپس آگئے۔

اگلے سال حاجیوں کے ساتھ موسم حج میں انصار پھر آئے۔ درقبہ کے پاس شعب میں جمع ہوتے ایام تشریق میں رات کے وقت یہ ستر مرد اور عورت تھے۔ حضرت نے فرمایا میں تم سے اسلام پر بیعت لیتا ہوں۔ انہوں نے کہا ہم یہ جاننا چاہتے ہیں کہ اللہ کا حق ہم پر کیا ہے اور آپ کا کیا حق ہم پر ہے اور ہمارا حق اللہ پر کیا ہے۔ فرمایا اللہ کا حق یہ ہے کہ لوگ شرک باللہ نہ کریں اور میرا حق یہ ہے کہ تم میری مدد اسی طرح کرو جس طرح اپنے بی بی بچوں کی کرتے ہو چاہے تلوار چلانی پڑے یا تمہارے نیک لوگ قتل ہو جائیں انہوں نے کہا اگر ہم ایسا کریں تو خدا کی طرف سے ہم کو کیا ملے گا۔ فرمایا دنیا میں دشمن پر کامیابی اور آخرت میں خدا کی رضا اور جنت۔ یہ سن کر براء بن معرور نے بیعت کی اور کہا قسم اس ذات کی جس نے آپ کو مبعوث کیا ہے جو آپ کا دشمن ہے وہ ہمارا دشمن ہے واللہ ہم پشتہا پشت سے اہل حروب اور صاحبان حلف ہیں۔ پھر ابو الہیثم نے کہا ہمارے اور ان لوگوں کے

درمیان پہاڑ حائل ہیں اگر ہم نے ان کو قطع کیا یا انہوں نے قطع کیا تو ہم آپ کی مدد کریں گے۔ حضرت یہ سن کر مسکرائے میں بھی اس سے لڑوں گا جس سے تم لڑو گے۔ اور صلح کروں گا اس سے جو تم سے صلح کرے گا۔ پھر فرمایا تم اپنے میں بارہ آدمی انتخاب کرو جن کو میں اپنا نقیب بناؤں گا میں تم سے اسی طرح بیعت لوں گا جس طرح عیسٰی بن مریم نے اپنے حواریوں سے لی تھی ضامن ہو کر قومی معاملات کے۔ میں رکوں گا اس سے جس سے تم رکو گے اور تمہاری عورتیں اور بچے رکیں گے۔ اس پر ان سب نے بیعت کرلی۔ شیطان نے کفار و مشرکین کے کانوں میں یہ خبر پھونک دی کہ محمد اور ان کے ساتھی تم سے لڑنے کے لیے جمع ہوئے ہیں یہ سن کر لوگ دوڑے اور سعد کو پکڑ کر اس کی سواری پر باندھ دیا اور مکہ واپس لاکر خوب مارا جب یہ خبر جبیر بن مطعم اور حارث ابن حرب بن ابیہ نے سنی تو وہاں آئے اور ان کو چھڑایا۔ حضرت نے سوائے صبر اور دعا کے اور کوئی حکم نہ دیا اور یہ ہدایت دی کہ جاہلوں سے درگزر کریں۔

الغرض جب قریش نے مسلمانوں کو ستانا شروع کیا تو آپ نے ان کو ہجرت کا حکم دیا یہاں تک کہ جب حضرت علیؑ اور ابوبکرؓ کے سوا کوئی باقی نہ رہا تو قریش کو یہ اندیشہ ہوا کہ آنحضرتؐ بھی یوں ہی نکل جائیں گے اور یہ کہ یہ ایک جا جمع ہو کر ہم سے لڑیں گے تو وہ دارالندوہ میں جمع ہوئے اور وہ قصی بن کلاب کا گھر تھا وہاں مشورہ کرنے لگے۔ شیطان وہاں ایک نجدی کی صورت میں آیا اور کہا میں ایک صاحب رائے دینے کے لیے تمہارے معاملہ میں آیا ہوں۔ اب لوگوں نے اپنی رائے بیان کی کسی نے کہا ابھی کچھ دن انتظار کرو کسی نے کہا نکال باہر کرو کسی نے کہا قید کرو کسی نے نیزے مار کر ٹکڑے ٹکڑے کر دینے کو کہا۔ ابوجہل نے کہا یہ سب غلط ہے میری رائے یہ ہے کہ ہم اپنے دس قبیلوں میں سے ایک ایک آدمی چن لیں اور رات کو دسوں مل کر قتل کردیں۔ ایسی صورت میں بنی ہاشم و بنی عبدالمطلب کس کس سے قصاص طلب کریں گے سب نے کہا اے ابوالحکم یہ رائے تیری سب سے بہتر ہے۔

جبرئیل امین نازل ہوئے اور کہا آج کی رات آپ وہاں نہ سوئیں جہاں سویا کرتے ہیں پس آنحضرتؐ نے علی علیہ السلام کو بلایا اور فرمایا۔ خدا نے وحی کی ہے کہ میں رات کو ہجرت کر کے غار ثور کی طرف جاؤں اور تم کو اپنی جگہ پر سلاؤں تاکہ دشمنوں کو تم پر میرا گمان ہو۔

حضرت علیؑ نے کہا میرے سونے سے آپ کی جان بچ جائے گی۔ فرمایا ہاں۔

یہ سن کر حضرت علی مسکرائے اور زمین پر سجدہ کیا اور اسلام میں سب سے پہلے سجدۂ شکر کرنے والے آپ تھے۔

سجدہ سے سر اٹھا کر عرض کی میری آنکھ کان اور دل آپ پر فدا ہوں آپ کو جہاں جانے کا حکم ہے شوق سے تشریف لے جائیے فرمایا اچھا تم میرے فرش پر سوؤ اور میری حضرمی چادر اوڑھ لو اے علیؑ میں تم کو آگاہ کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ امتحان لیتا ہے اپنے اولیاء کا بقدر ان کے ایمان و منازل کے ان کے دین میں پس مقام امتحان میں سب سے زیادہ امتحان انبیاء کا ہے پھر ثم الامثل فالامثل۔ پس اے ابن عم خدا نے تیرا امتحان لیا ہے اور میرا امتحان۔

تیرے بارے میں اسی طرح لیا ہے جس طرح ابراہیم خلیل کا ذبح اسمٰعیل کے بارے میں لیا تھا پس صبر کرو صبر خدا کی رحمت احسان کرنے والوں سے قریب ہوتی ہے پھر اپنے سینے سے لگایا اور روانہ ہوئے ابوبکر آپ کے پیچھے چلے۔ اور ہند ابن ابی ہالہ اور عبداللہ بن فہیرہ

اور ان کا رہنما اریقط لیثی نے حکم دیا کہ فلاں مقام پر جائیں۔

مروی ہے کہ ان سب کی روانگی کے بعد آنحضرتؐ نے کچھ وصیتیں کیں پھر آپ رات کے اندھیرے میں گھر سے نکلے۔ قریش کے لوگ محاصرہ کئے ہوئے آدھی رات کے انتظار میں کھڑے تھے۔ حضرت اس آیت کی تلاوت کرتے نکلے۔ وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدًّا (سورہ یٰسین ۹ /۳۶) آپ کے ہاتھ میں مٹی تھی جس کو آپ نے ان کے سروں پر پھینکا اور نکلے چلے گئے اور غار کی طرف رُخ کیا۔ ہند و عبداللہ دونوں کو واپس کر دیا۔ حضرت کے جانے کے بعد کفّار نے علی علیہ السلام پر ہجوم کیا اور جب آنحضرتؐ کو نہ پایا تو آپ کی تلاش میں روانہ ہوئے۔ حضرت رسول خداؐ حضرت علی علیہ السلام کو وصیت کر گئے تھے کہ میرے پاس جو امانتیں ہیں ان کو ادا کر کے مجھ سے آملنا۔ آنحضرتؐ کا قیام غار میں تین دن رہا۔ اور حضرت علیؑ آپ کے فرش پر پہلی رات میں سوئے۔ جب آپ سرزمین مدینہ پر پہنچے تو پہلے قبا میں قیام کیا اور بنی عمرو بن عوف کے یہاں مقیم ہوئے علی علیہ السلام کے انتظار میں اور آپ نے ابو واقد لیثی کے ذریعہ سے حضرت علیؑ کو اپنے یہاں قیام کی اطلاع کرا دی تھی۔ حضرت علیؑ ادائے امانات کے بعد مع جناب فاطمہ اور دیگر ہاشمی خواتین اور ام ایمن کنیز رسولؐ وغیرہ کے مکہ سے چلے اور ابو واقد سواریوں کے آگے آگے تھا۔ اس نے کچھ تیزی سے چلانا شروع کیا کہ آپ نے فرمایا اے ابو واقد نرمی سے کام لے۔ یہ عورتیں ضعیف اور کمزور ہیں۔ اس نے کہا میں اس لیے تیز چلانا چاہ رہا ہوں تاکہ دشمن ہم تک پہنچ نہ جائے۔ حضرت نے فرمایا مجھے آنحضرتؐ نے خبر دی ہے کہ وہ ہم تک نہ پہنچیں گے۔ یہ سن کر اس نے اونٹوں کو آہستہ چلانا شروع کیا اور یہ رجز پڑھتا جاتا تھا۔ و ليس إلا الله فارفع ظنكا یکفیك رب الناس ما اهمكا۔ جب وادی ضجنان میں پہنچے تو جاسوس آٹھ سوار وہاں پہنچ گئے حضرت علیؑ نے عورتوں کو اتار کر ایک طرف بٹھایا اور آپ تلوار لے کر ان کی طرف بڑھے وہ بھی یہ کہتے بڑھے کیا تم عورتوں کو صحیح سلامت نکال لے جاؤ گے۔ خدا تمہارا برا کرے مکہ کو واپس لوٹو۔ حضرت نے فرمایا اگر میں ایسا نہ کروں گا تو کیا عورتوں کے قریب تم جاسکتے ہو پس آپ ان کے اور عورتوں کے درمیان آگئے اور ان لوگوں پر اس طرح حملہ کیا جیسے شیر شکار پر حملہ کرتا ہے وہ دم دبا کر بھاگے اور ضجنان کو چھوڑ کر فرار کیا حضرت نے ایک دن اور ایک رات وہاں قیام کیا اور نمازیں پڑھیں۔ اور آپ اور تمام خواتین قیام و قعود میں ذکر الٰہی کرتے رہے۔ جب صبح ہوئی تو نماز فجر ادا کی پھر روانہ ہو کر مدینہ پہنچے۔ ان کے مدینہ پہنچنے سے پہلے حضرت کو بذریعہ وحی تمام حالات معلوم ہو چکے تھے جب یہ قافلہ قبا میں پہنچا تو حضرت بید خوش ہوئے اور حضرت علیؑ سے فرمایا تم اس امت میں از روئے ایمان اوّل ہو۔ اور خدا و رسول کی طرف ہجرت کرنے میں اوّل ہو اور سب سے آخر ہو رسولؐ کے عہد پر قائم رہنے میں۔ خدا کی قسم نہیں محبت کرے گا تم سے مگر مومن جن کے قلب کا امتحان خدا نے کر لیا ہوگا اور نہیں بغض رکھے گا تم سے مگر منافق اور کافر۔ مروی ہے جب حضرت علیؑ پہنچے تو استقبال کیا ان کا اصحاب رسولؐ نے۔ دوپہر کے وقت آتے جاتے تھے اور احوال پرسی کرتے تھے۔ آنحضرتؐ کے ہجرت کرنے کے بعد حضرت علیؑ کا مکہ میں قیام صرف تین روز تھا۔ آنحضرتؐ سے قبا میں کلثوم بن ہدم کے مکان میں ملے۔

آنحضرتؐ نے قبا میں پیر، منگل، بدھ، اور جمعرات چار روز قیام فرمایا اور ایک مسجد کی بنیاد رکھی اور جمعہ کے روز اس میں نماز پڑھی۔ یہ مسجد بطن وادی رانونا میں ہے۔ یہ پہلی نماز جمعہ تھی جو سرزمین مدینہ میں پڑھی گئی۔ چوتھے روز غسان بن مالک اور

عباس جن عبادہ بن بنی سالم کے کچھ لوگوں کے ساتھ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوکر کہنے لگے۔ آپ سب حضرات جب تک چاہیں ہمارے یہاں قیام کریں۔ ہم دشمنوں سے آپ کی نگہداشت کریں گے۔ پھر زیاد بن لبید اور فروہ بن عمر آئے۔ اور انہوں نے بھی یہی خواہش ظاہر کی کہ آپ ہمارے قبیلہ بنی بیاضہ میں چل کر رہیں۔ پھر سعد بن عبادہ اور منذر بن عمر نے بنی سعد میں قیام کی خواہش کی پھر سعد بن ربیع اور خارجہ بن زید اور عبداللہ بن رواحہ نے بنی حرث نے چلنے پر زور دیا۔ حضرت نے سب کو یہی جواب دیا کہ مجھے حکم ہے کہ جس کے دروازے کے سامنے میرا ناقہ بیٹھ جائے میں وہیں قیام کروں۔ سب راضی ہوگئے۔

حضرت سوار ہوکر تشریف لے چلے جب آپ کا ناقہ دار مالک بن النجار میں پہنچا تو باب مسجد رسول کے سامنے بیٹھ گیا۔ یہ جگہ اس وقت بنی نجار کے دو یتیموں کی ملکیت تھی۔ ناقہ بیٹھ گیا اور حضرت اترے نہیں۔ پھر وہ کچھ دور ہوگیا۔ رسول اللہ اس کی مہار چھوڑے ہوئے تھے۔ پھر پیچھے کی طرف چلا۔ پھر ایک جگہ بیٹھا۔ حضرت اترے۔ یہ گھر ابوایوب کا تھا۔ پس حضرت نے ان کے یہاں قیام فرمایا پھر آپ نے دونوں یتیموں کو جن کے نام اسہل اور سہیل تھے اور جن کی زمین پر اونٹ پہلے بیٹھا تھا۔ بلا کر فروخت پر راضی کیا اور اس زمین کو خرید کر کے وہاں مسجد بنانے کا حکم دیا اور اس تعمیر میں رسول اللہ نے خود کام کیا۔ اور تمام مہاجر و انصار نے خوش ہو ہوکر اس میں شرکت کی۔ ابوایوب کے یہاں چند روز قیام کیا اس کے بعد پھر حضرت ان مکانوں میں منتقل ہوگئے جو آپ کے لیے بنائے گئے تھے۔ مسجد اور ان مکانوں کی تعمیر میں تقریباً ایک سال صرف ہوا۔

آنحضرتؐ کے غزوات

جب ہجرت کو سات ماہ گزر گئے تو حضرت کو جہاد بالسیف کا حکم ملا اور کہا گیا کہ اس قوم سے لڑو جب تک یہ لا الٰہ الا اللہ نہ کہیں۔ ارباب تاریخ کا اس پر اجماع ہے کہ جن غزوات میں آنحضرتؐ خود شریک ہوئے ان کی تعداد ۲۶ ہے جن کے نام یہ ہیں۔ ابوا، بواط العشیرہ۔ بدر اولیٰ۔ بدر کبریٰ۔ اُحد۔ نجران۔ بنو سلیم۔ بنو نظیر۔ ذات الرقاع۔ بدر الاخرہ۔ دومۃ الجندل۔ خندق۔ بنو قریظہ۔ بنو لحیان۔ بنو قرد۔ بنو مصطلق، الحدیبیہ۔ خیبر۔ الفتح۔ حنین۔ طائف۔ تبوک۔ بنو قینقاع۔ سویق۔ بنو اسد ان میں سے کئی میں جنگ ہوئی۔ بدر۔ احد۔ خندق۔ بنی قریظہ۔ بنی مصطلق۔ بنی لحیان۔ خیبر۔ فتح۔ حنین۔ طائف۔ سرایا جن میں حضورؐ خود تشریف نہیں لے گئے وہ ۳۶ ہیں۔

اوّل سریہ حمزہ۔ سیف البحر میں ابوجہل سے تیس مہاجروں کا مقابلہ ہوا۔ ذی قعدہ میں سعد بن ابی وقاص کو قافلہ کی تلاش میں بھیجا۔ پھر سات دن بعد عبیدہ بن الحرث ساٹھ مہاجرین کو لے کر جحفہ کی طرف ابوسفیان سے مقابلے کے لیے گئے اور ربیع الآخر میں قریش اور بنی ضمرہ سے جنگ کی اور کرز ابن جابر فہری ابواط السنہ تک پہنچا۔ ۲ صفر کو ودان نے جنگ کی اور ابوا تک پہنچا۔
ربیع الاوّل میں غزوہ عشیرہ لبطن ینبع میں پیش آیا۔ کرز بن فہری نے چڑھائی کی۔ آپ نے زید بن حارثہ کو اپنی جگہ چھوڑ کر

وادی سفوان میں بدر اولیٰ پر چڑھائی کی۔ حامل لوا حضرت علیؑ تھے پھر آخر رجب میں عبداللہ بن جحش کو معہ اصحاب کے قریش کی نگرانی کے لیے بھیجا۔ واقد بن عبداللہ نے عمرو بن الحضرمی کو قتل کیا اور حکم بن کیسان وغیرہ بھاگ گئے اور باقی نے ان چاہی اور قافلہ کو ہنکا کر حضرت کے پاس لے آئے۔ حضرت نے فرمایا میں نے ماہ حرام میں قتال کا حکم نہیں دیا تھا۔ چونکہ یہ واقعہ درخت کے نیچے تھا۔ لہٰذا اس کا نام غزوہ نخیلہ ہوگیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ (سورہ البقرہ ۲۱۷/۲) پس حضرت نے قیدیوں سے فدیہ لے کر چھوڑ دیا۔ پھر غزوہ بدر کبریٰ ہوا۔ بدر مکہ اور مدینہ کے درمیان ہے۔ شعبی اور ثمانی نے لکھا ہے کہ یہ کنواں بدر غفاری کی طرف منسوب ہے اور واقدی نے کہا ہے کہ وہ ایک گاؤں کا نام ہے۔ اس جنگ کے لیے حضرت ساتویں رمضان کو نکلے ۳۱۳ مجاہد موافق اصحاب طالوت آپ کے ہمراہ تھے۔ جن میں ستر یا اسّی سوار تھے۔ اور اسلحہ میں چھ زرہیں تھیں اور آٹھ تلواریں۔ ارادہ تھا حملہ کا ابوسفیان اور عتبہ بن ربیع پر جو چالیس یا ستّر قریش کے ہمراہ تھے۔ حضرت کو یہ خبر ملی کہ وہ راستہ کاٹ کر ساحل کی طرف نکل گئے اور ضمضم بن عمر غفاری کو بھیج کر اہلِ مکہ کو اس واقعہ کی خبر کرائی۔

عروہ سے مروی ہے کہ عاتکہ بنت عبدالمطلب نے خواب میں ایک سوار کو دیکھا کہ وہ مکہ میں کھڑا چیخ رہا ہے۔ اے آلِ غدر اپنی قتل گاہ کی طرف چلو۔ اس نے کعبہ پر یہ ندا دی پھر کوہ ابوقبیس پر چلایا۔ پھر اس نے ایک چٹان پھینکی۔ مکہ کا کوئی گھر ایسا نہ رہا جہاں اس کا ٹکڑا جاکر نہ گرا ہو۔

ابن قتیبہ کا بیان ہے کہ مشرکین مکہ جو بدر میں لڑنے کے لیے آئے تھے ان کی تعداد ۹۵۰ یا ایک ہزار تھی اور بعض نے تین ہزار لکھی ہے اور ان میں دو سو سوار تھے جو دنوں پر مسلمانوں کی ہجو گا رہے تھے۔ قریش کا کوئی گھرانا ایسا نہ تھا جس نے شرکت نہ کی تھی سوائے بنی زہرہ اور بنی عدی بن کعب کے آنحضرت نے ان سے مقابلہ کرنے کے لیے اپنے اصحاب سے مشورہ کیا۔ ابوبکر و عمر نے کچھ رائے دی۔ حضرت نے ان کو بٹھا دیا۔ مقداد و سعد بن معاذ نے جو رائے دی حضرت اس سے خوش ہوئے اور ان کے لیے دعائے خیر کی اور آیت نازل ہوئی۔ سَنُلْقِیْ فِیْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ (سورہ آلِ عمران ۱۵۱/۳) حضرت نے کفار کے پاس پیغام بھیجا اے گروہ قریش میں اس کو بُرا سمجھتا ہوں کہ تم پر حملہ کروں پس تم میرے اور عرب کے معاملہ میں حائل نہ ہو۔ اور واپس چلے جاؤ۔ عتبہ نے کہا بہتر یہی ہے کہ ہم اس رائے پر عمل کریں۔ ابوجہل نے کہا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بزدلی تجھ پر غالب آگئی اور محمد کا جادو تجھ پر چل گیا۔ یہ سن کر عتبہ کو جوش آگیا اور اس نے اپنی زرہ پہن لی وہ اور اس کا بھائی شیبہ اور اس کا بیٹا ولید لڑنے کو نکلے اور نعرہ مارا کہ اے محمد ہم سے لڑنے کو قریش سے جو ہمارے کفو ہوں بھیجو ادھر سے انصار نے مقابلہ کو نکلنا چاہا۔ حضرت نے ان کو روک دیا اور علی و حمزہ اور عبیدہ بن حرث بن عبدالمطلب کو حکم دیا کہ جاؤ ان سے حق پر قتال کرو جس کے لیے خدا نے مجھے نبی بنا کر بھیجا ہے۔ یہ لوگ باطل پرست ہیں اس لیے آئے ہیں کہ نورِ خدا کو بجھا دیں۔ جب کفار نے ان تینوں کو اپنے مقابل آتا دیکھا تو کہا ہاں یہ کفو کریم ہیں پس مقابلہ ہوا تو حضرت علیؑ نے ولید کو قتل کیا۔ اور حمزہ نے عتبہ کو۔ البتہ عبیدہ کی ران میں ایسا زخم لگا کہ وہ گر پڑے۔ حضرت علیؑ اور حمزہ ان کو اٹھا کر حضرت کے پاس لائے۔ عبیدہ نے کہا یا رسول اللہؐ کیا میں شہید نہیں ہوں فرمایا بے شک تم اوّل شہید ہو میرے اہل بیت میں۔

کلبی، ابو جعفر اور ابو عبداللہ علیہ السلام سے مروی ہے کہ ابلیس مشرکین کی صف میں تھا۔ اس نے حرث ابن ہشام کا ہاتھ پکڑا اور اسے اوندھے منہ گرا دیا۔ اس سے حارث نے کہا اے سراقہ تو نے ایسا کیوں کیا۔ اس نے کہا جو میں دیکھتا ہوں تم نہیں دیکھتے۔
اس نے کہا میں تو یثرب کے کچھ لوگ دیکھتا ہوں اس نے حرث کے سینہ پر مکّا مارا اور چل دیا۔ جب بدر میں مشرکین کو شکست ہوئی اور وہ مکہ میں آئے تو کہنے لگے ہم لوگوں کو شکست سراقہ نے دی جب سراقہ نے یہ سنا تو اس نے کہا میں تو تمہارے ساتھ گیا ہی نہ تھا مجھے تو تمہاری شکست کی خبر یہاں ملی ہے۔ انہوں نے کہا تو وہاں ضرور موجود تھا اس نے قسم کھائی جب وہ لوگ مسلمان ہوئے تب یہ جانا کہ وہ شیطان تھا۔

جب حضرت روز بدر عریش میں تھے تو آپ نے خدا سے دعا کی خداوندا آج اس گروہ کو ہلاک کر۔ خدا نے آپ کی مدد پانچ ہزار ملائکہ سے کی مشرکین کی نظر میں مسلمان بہت زیادہ نظر آئے اور مسلمانوں کو مشرکین بہت ہی کم نظر آئے حضرت اور ابن عباس سے منقول ہے کہ ملائکہ کے سروں پر سفید عمامے تھے جن کے چھور کندھوں پر پڑے ہوئے تھے اور عروہ سے مروی ہے کہ وہ ابلق گھوڑوں پر سوار تھے اور سروں پر سفید عمامے تھے اور قتادہ سے مروی ہے کہ وہ پہچانے گئے گھوڑوں کی پیشانی اور دم کے بالوں سے۔ بخاری نے روایت کی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا یوم بدر یہ جبرئیل ہیں انہوں نے حضرت کے گھوڑے کا سر پکڑ لیا تھا اور ان کے جسم پر ہتھیار تھے۔ ایک شخص نے کہا یا رسولؐ اللہ میں نے ابوجہل کے بدن پر زخموں کا جال دیکھا۔ فرمایا وہ ملائکہ کے مارنے کا نشان تھا۔ ابن عباس سے مروی ہے کہ ملائکہ نے صرف بدر میں جنگ کی۔ اور باقی لڑائیوں میں صرف مدد ہی کی ثعلبی وغیرہ نے آیہ وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ (سورہ الانفال ۸/۱۷) کی تفسیر میں لکھا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا ایک مٹھی سنگریزے مجھے دو ان کو حضرت نے دشمنوں کی طرف پھینکا جس پر لگا اس کی آنکھوں میں مٹی بھر گئی۔

بعض روایات میں ہے کہ منہ اور نتھنوں میں بھر گئی۔ انس سے مروی ہے کہ حضرت نے داہنے بائیں اور قلب لشکر کی طرف تین کنکریاں پھینکیں۔ اور ابن عباس سے مروی ہے کہ حضرت علیؑ نے خلف کو قتل کیا اور حمزہ نے عتبہ بن ربیعہ اور اسود بن الاسود مخزومی کو اور طلیعہ بن سعید بن عامر کو اور عمار نے امیہ بن خلف کو اور مجروح کیا معاذ بن عمر کو۔ الجموح انصاری نے ابوجہل کو اور اس کے بیٹے عکرمہ نے معاذ کا داہنا ہاتھ کاٹا مگر وہ زندہ رہے زمانۂ خلافت عثمان تک۔

جنگ بدر میں ستر مشرک قید ہوئے بعض نے ۴۴ لکھے ہیں جن میں عباس عقیل اور عتبہ بن ابی جحد بھی تھے ان کا فدیہ عباس نے دیا اور بعد میں یہ اسلام لے آئے۔ عقبہ بن ابی معیط اور نضر بن الحارث کو حضور نے قتل کرا دیا۔
مسلمانوں میں سے کوئی قید نہ ہوا۔ البتہ ۱۴ مسلمان شہید ہوئے۔ ہر مشرک سے چالیس اوقیہ فدیہ لیا گیا اور عباس سے سو۔ اور بعض روایتوں میں ہے کہ چار ہزار درہم سے زائد رقم لی گئی۔ اس پر آنحضرتؐ پر وحی ہوئی مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَىٰ (سورہ الانفال ۸/۶۷) یہ جنگ ۱۷ رمضان کو ہوئی اس جنگ میں صاحب لوا مصعب بن عمیر تھے اور صاحب رایت علی علیہ السلام۔ انصار کا علم سعد بن عبادہ کے پاس تھا۔

جنگ بدر کے سات دن بعد بنی سلیم سے مقابلہ ہوا اور ماہ ذی الحجہ میں غزوہ سویق پیش آیا۔ اس کو بدر صغریٰ بھی کہتے ہیں۔ یہ بنی کنانہ کے موضع سوق پر ہوا زمانہ جاہلیت میں لوگ یہاں جمع ہوتے تھے۔ ہر سال ۸ دن میلہ لگتا تھا اور بعض کے نزدیک غزوہ سویق کی وجہ یہ ہے کہ جنگ بدر کے بعد ابوسفیان نے قسم کھائی تھی کہ وہ بغیر محمد سے لڑے نہ رہے گا وہ سو سواروں کے ساتھ رات کو بنی نضیر کے پاس پہنچا لیکن ان کے سردار حی بن اخطب نے اس کی بات نہ پوچھی پھر وہ سلام بن مسلم اور عریض وغیرہ کے پاس آیا اور اسی سلسلہ میں اس نے چند انصاری قتل کر دیئے جب حضرت کو خبر لگی تو اس کا پیچھا کیا اور آپ قرقرۃ الکدر پر پہنچے ابوسفیان گھبرا گیا اور اپنا زادراہ جو سویق یعنی ستو تھے چھوڑ کر بھاگا اسی لیے اس کو غزوہ سویق کہتے ہیں۔

سنہ ۳ھ میں غزوہ غطفان پیش آیا حضرت کو یہ خبر ملی کہ دعثور بن حرب ۴۵۰ سوار اور پیادوں کے ساتھ مدینہ پر حملہ کا ارادہ رکھتا ہے۔ حضرت مع لشکر ان کی سرکوبی کے لیے مقام ذی امر میں پہنچے اتفاقاً بارش ہونے لگی حضرت کے کپڑے بھیگ گئے آپ نے ان کو سکھانے کے لیے اتارا۔ دعثور اپنی تلوار لے کر حضرت کی طرف بڑھا۔ (مصنف نے اس واقعہ کو یہیں تک لکھ کر ناتمام چھوڑ دیا ہے)

اس کے بعد سریہ زید بن حارثہ پیش آیا جس کو غزوہ القردہ کہتے ہیں۔ یہ ایک چشمہ ہے نجد کے چشموں میں سے ابوسفیان تجارتی قافلہ کے ساتھ بغرض تجارت عراق کی طرف جا رہا تھا زید نے اس کا پیچھا کیا وہ وہاں سے بھاگ نکلا۔ اسی واقعہ میں کعب بن اشرف قتل ہوا۔ پھر غزوہ بنی قینقاع روز شنبہ ۱۵ شوال کو دو ماہ بعد ہوا۔ نواحی مدینہ میں یہ ایک بازار ہے جب آنحضرتؐ ان کے مقابل آئے تو آپ نے یہودیوں سے کہا کہ اللہ سے ڈرو ایسا نہ ہو کہ جو بلا قریش پر آئی ہے وہ تم پر بھی آ جائے پس اسلام لاؤ تم نے اپنی کتاب میں میری صفتیں پڑھی ہیں اور مجھے اچھی طرح پہچانتے ہو انہوں نے اس بارے میں جھگڑا کیا حضرت نے چھ روز تک ان کا محاصرہ کیا یہاں تک کہ وہ حضرت کا حکم ماننے پر تیار ہوئے آپ نے عبداللہ بن سلول کی سفارش پر چھوڑ دیا عبداللہ دبنی خزرج کے کچھ لوگوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ أَوْلِيَاءَ (سورہ المائدہ ۵/۵۱)

غزوۂ اُحد

یہ غزوہ ماہ شوال سنہ ۳ھ میں واقع ہوا۔ ابن مسعود اور صادق آل محمد علیہ السلام سے مروی ہے کہ ابوسفیان تین ہزار قریشی جوانوں کو لے کر حضرت سے لڑنے کے لیے نکلا اور بعض کے نزدیک دو ہزار تھے ان میں دو سو گھڑ سوار تھے اور باقی اونٹ سواریوں پر ان کے پاس سات سو زرہیں تھیں اور ان کے ساتھ ابوسفیان کی بی بی ہندہ دف پر یہ اشعار گاتی تھی۔

نحن بنات طارق نمشي على النمارق والمسك في المفارق والدر في المخانق

ہم ستاروں کی بیٹیاں ہیں ریشمی فرش پر چلنے والی مشک ہماری مانگوں میں بھرا ہے اور موتی ہمارے ہاروں میں

حضرت کی رائے یہ تھی کہ مرد شہر کے اندر گلی کوچوں میں رہ کر لڑیں اور بوڑھوں اور عورتوں کو مکانوں کی چھتوں پر جگہ دی